# بلاسود بنکاری
# اور
# اِسلامی معیشت

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

# بلاسود بینکاری

# اور

# اسلامی معیشت

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلی کیشنز
۳۶۵/ایم ماڈل ٹاؤن * لاہور
فون: ۵۸۶۳۹۵۱ — ۵۸۶۸۷۵۷

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب ———— بلاسود بینکاری اور اسلامی نظام معیشت

تصنیف ———— پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کمپیوٹر کتابت ———— محمد سلیم حسن

ٹائٹل ———— محمد یوسف نظامی

اشاعت بار اوّل ———— مارچ ۹۴ء (۲ ہزار)

اشاعت بار دوم ———— جون ۹۴ء

تعداد ———— ۲ ہزار

قیمت ———— ۱۸ روپے

مطبع ———— منہاج القرآن پرنٹرز

نوٹ:- پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کی تمام تصانیف اور خطبات و تقاریر کے ریکارڈ شدہ کیسٹوں سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی ان کی طرف سے ہمیشہ کے لئے ادارہ منہاج القرآن کے لئے وقف ہے

ناظم نشر و اشاعت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

گورنمنٹ آف پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی-۱) ۴-۱/۸۰-پی آئی وی مورخہ ۳۱ جولائی ۸۴ء
گورنمنٹ آف بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۰-۴-۲۰ ای جنرل وایم ۴/۹۰۰-۳، مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء
اور شمال مغربی سرحدی صوبہ کی حکومت کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱-۹۷-این-۱/اے-ڈی (لائبریری) مورخہ ۳۰ اگست ۸۹ء
کے تحت پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب ان صوبوں میں تمام کالجوں اور سکولوں کی لائبریریوں
کے لئے منظور شدہ ہیں

# فہرست


| نمبر شمار | | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱ | سود کی حرمت اور وبال | ۱۱ |
| ۲ | سود خوروں کے خلاف اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلانِ جنگ | ۱۳ |
| ۳ | سودی نظام، ظلم کا نظام ہے۔ | ۱۴ |
| ۴ | احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سود خوری پر وعید | ۱۵ |
| | (i) باعثِ تباہی و بربادی۔ | // |
| | (ii) سودی لین دین پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا لعنت بھیجنا۔ | // |
| | (iii) سود خور کبھی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ | ۱۶ |
| | (iv) سود کا کم تر درجہ ماں کے ساتھ زنا کی مثل ہے۔ | // |
| | (v) سود کا ایک درہم (روپیہ) کھانا چھتیس دفعہ زنا سے زیادہ سخت ہے۔ | ۱۷ |
| | (vi) سود شرک کے برابر ہے۔ | // |
| | (vii) سود خور پر عذاب آخرت | ۱۸ |
| ۵ | سودی بنکاری نظام، معاشی استحصال کی بد ترین شکل ہے | // |
| ۶ | غیر سودی اسلامی بنکاری کے خلاف منفی پروپیگنڈا کا اصل مقصد | ۲۲ |
| ۷ | دنیا میں غیر سودی بنکوں اور مالیاتی اداروں کی تعداد | ۲۴ |

| نمبر شمار | | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| ۸ | غیر سودی بنکاری کا قابل اعتماد اور حوصلہ افزاء تجربہ | ۲۷ |
| ۹ | اسلامی بنکاری کے بنیادی اجزاء | ۳۱ |
| | (الف) بنک کے مالی وسائل کا ڈھانچہ | ۳۳ |
| | (ب) عوامی کھاتوں کا ڈھانچہ | ۳۵ |
| | i۔ قرض حسنہ ڈیپازٹ | ۳۶ |
| | ii۔ کرنٹ ڈیپازٹ | " |
| | iii۔ ٹرم انوسٹمنٹ ڈیپازٹ | " |
| | iv۔ پارٹنر شپ ڈیپازٹ | " |
| | v۔ فارن کرنسی ڈیپازٹ | " |
| | (ج) قرضہ جات کے طریقے | ۴۰ |
| | i۔ قرضہ حسنہ | " |
| | ii۔ قرض عام | ۴۱ |
| | iii۔ قرض متقابل | ۴۳ |
| ۱۰ | (د) تمویل اور سرمایہ کاری کے مختلف ذرائع اور شعبہ جات | ۴۴ |
| | i۔ مشارکہ | ۴۵ |
| | ii۔ مضاربہ | ۴۶ |
| | iii۔ مرابحہ | " |
| | iv۔ اجارہ | " |
| | v۔ بیع بالاجارہ | ۴۷ |
| | vi۔ اُجرہ | " |
| | vii۔ عمومی شرح منافع پر سرمایہ کاری | ۴۹ |

| نمبر شمار | | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | viii۔ خصوصی مضاربہ | ۵۰ |
| | ix۔ پٹے داری بذریعہ نیلام کاری | 〃 |
| | x۔ انٹر بنک جوائنٹ پراجیکٹ انوسٹمنٹ | ۵۱ |
| | xi۔ بنکوں کی قلیل المیعاد مشترکہ سرمایہ کاری | 〃 |
| | xii۔ بین الاقوامی اسلامی مالیاتی مارکیٹ | 〃 |
| | xiii۔ بین الاقوامی مضاربہ سنڈیکیٹ | ۵۲ |
| | ivx۔ بین الاقوامی مضاربہ سرٹیفکیٹ | ۵۳ |
| ۱۱ | (ر) مخصوص مالیاتی اعمال | 〃 |
| | i۔ صنعتی بنکاری | 〃 |
| | ii۔ زرعی بنکاری | 〃 |
| | iii۔ تجارتی بینکاری | 〃 |
| | iv۔ کوآپریٹو بینکاری | |
| ۱۲ | جملہ مخصوص مالیاتی ادارے | |
| ۱۳ | زری پالیسی اور مرکزی بینکاری | ۶۳ |
| | Reserve Ratio -i | 〃 |
| | Liquidity Ratio -ii | 〃 |
| | Slective Credit Control -iii | 〃 |
| | Moral Suasion -iv | 〃 |
| | Bank Rate Control -v | ۶۴ |
| ۱۴ | قومی معیشت میں حکومت کا اندرونی لین دین | ۶۷ |
| | فوری اقدامات | ۷۲ |

# پیش لفظ

عروج و زوال اقوام کی زندگی کا حصہ ہوا کرتے ہیں۔ خود ہماری تاریخ میں کئی مرتبہ مسلم امت کو سیاسی طور پر شکست و ریخت کا سامنا کرنا پڑا۔ سقوط بغداد کے بعد تو کئی دھائیاں ایسی گزریں جن کے دوران امت مسلمہ افراتفری' لامرکزیت اور بے سروسامانی کے مہیب اندھیروں میں بھٹکتی رہی۔ لیکن اسلامی تاریخ میں یہ حقیقت بھی سنہری حروف سے لکھی جاتی ہے کہ سیاسی طور پر تباہ ہو جانے اور تاتاریوں کے زیر تسلط آجانے کے باوجود بغداد میں سابقہ اسلامی نظام عدل ہی برقرار رکھا گیا۔

سیاسی شکست کے باوجود بطور نظام حیات یہ اسلام کی فتح تھی۔ کسی بھی نظام کو اسی وقت تک قبول کیا جاتا اور اس کی پابندی کی جاتی ہے جب تک اس کے ذریعے معاشرے اور عامۃ الناس کو اپنے مسائل کا حل ملتا رہے۔ یعنی زمانے کے ارتقاء کے ساتھ ساتھ نظام کا ارتقاء بھی ضروری ہے بصورت دیگر قوانین پرانے ہوتے چلے جاتے ہیں اور نظام متروک۔

اسلام کے صدیوں پر محیط غلبہ و تمکن کی بنیادی وجہ اسلام کا یہی ارتقائی پہلو تھا اس دور کے علماء بیک وقت علوم دینیہ وجدیدہ کے ماہرین ہوا کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ ایسے گراں قدر ائمہ و مجتہدین پیدا ہوئے جن کی کاوشوں سے اسلام بطور متحرک اور قابل عمل نظام حیات کے جانا اور مانا گیا۔

بعد کے ادوار میں بوجوہ اسلام کا یہ اجتہادی و ارتقائی پہلو قائم نہ رہ سکا زمانہ اپنی رفتار سے آگے بڑھتا رہا مگر اسلامی قوانین جامد ہوتے چلے گئے۔ مستزاد یہ کہ اسلامی نظام تعلیم کو تباہ کر دیا گیا۔ تعلیم کو دینی اور دنیاوی اصطلاحات کے دو دائروں میں تقسیم کر دیا گیا۔ اس طرح اسلامی معاشرہ ایسے علماء' فضلاء اور سکالرز پیدا کرنے میں ناکام رہا جو بیک وقت علوم دینیہ وجدیدہ پر دسترس رکھتے ہوئے اجتہاد کے ذریعے اسلامی نظام زندگی کو زمانے کی رفتار سے ہم آہنگ رکھ سکتے اس طرح دینی تعلیمی اداروں کی اکثریت محض محدود مسلک کے پرچار کے مراکز بن گئے اور ان سے فارغ التحصیل فضلاء علوم جدیدہ پر گرفت نہ ہونے کے باعث جدید مسائل کا قابل عمل حل نہ دے سکے۔ اس طرح عامۃ الناس کی زندگیوں میں اس نظام کا دخل بھی گھٹتا چلا گیا۔ کیونکہ معاشرے کو تو اپنے مسائل کا حل درکار ہوتا ہے۔

اسلام دشمن قوتوں نے یہ تاثر دینا شروع کر دیا کہ احکام شریعت عصر حاضر میں

(معاذ اللہ) قابل عمل اور لائق نفاذ نہیں رہے۔ معاشرے کا تعلیم یافتہ طبقہ ان خیالات سے متاثر ہوتا چلا گیا کیونکہ جہاں دینی مدارس کے علماء جدید مسائل سے نابلد تھے وہاں جدید تعلیم یافتہ طبقہ بھی دین کی روح سے ناآشنا۔ بات یہاں تک پہنچ گئی کہ خود حکومت کے وزراء نے ذرائع اشاعت کے ذریعے واضح الفاظ میں دین کا مذاق اڑاتے ہوئے سود کے استحصالی نظام کے تحفظ کے لئے اعلانیہ کہنا شروع کردیا کہ آج کے دور میں سود کے بغیر معاشی نظام چل ہی نہیں سکتا۔ اور ایسے میں لازمی امر تھا کہ باطل کی اس آواز کو دبانے کے لئے عملی طور پر سود کا متبادل قابل عمل نظام پیش کیا جائے۔ صرف اصولاً نہیں بلکہ تفصیلاً۔ کیونکہ اسلام دشمن قوتوں کا پراپیگنڈہ عوام کے ذہنوں کو متاثر کررہا تھا اور ان کے ذہنوں سے اسلام کی حقانیت اور اس کے ہر دور میں قابل عمل ہونے کے تصور کو مجروح کررہا تھا۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب نے عالم اسلام کے تمام علماء پر یہ قرض چکانے کا اعلان کیا۔ ان کا شمار اسلام کے ان ممتاز سکالرز میں ہوتا ہے جو بیک وقت علوم دینیہ وجدیدہ پر مہارت رکھتے ہیں۔ ۷ / اکتوبر ۱۹۹۲ء کو انہوں نے سود سے پاک اسلامی نظام بینکاری کا عملی خاکہ پیش کرکے نہ صرف ملازم کی آڑ میں اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے اور اسلام کے خلاف ناپاک سازشوں کا جال بچھانے والے لادین عناصر اور حکومتی حلقوں کو مناسب جواب دیا بلکہ علماء کے وقار کو بحال کرکے انہیں اعتماد اور اعتبار کی دولت سے بھی نوازا، اس نظام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ نظام کسی فلسفے یا محض تھیوری پر مبنی نہیں بلکہ یہ ایک عملی فارمولا ہے جس پر خلوص نیت سے عمل کیا جائے تو تین سال کے اندر اندر آسودگی اور خوشحالی ہر پاکستانی کا مقدر بن جائے گی۔

اگرچہ ملک میں رائج استحصالی اور ظالمانہ نظام سے یہ توقع رکھنا عبث ہے کہ اس کی موجودگی میں کسی بھی قسم کی مثبت تبدیلی عمل آسکے لیکن جہاں پیش کردہ بلاسود بینکاری کے اس نظام سے ماہرین کو سوچ و بچار کے نئے زاویے میسر ہوں گے وہاں اس سے عوام کے ذہنوں میں اسلام کے قابل عمل ہونے کے یقین کو مزید پختگی نصیب ہوگی۔

تنویر احمد صدیقی

# سود کی حرمت اور وبال

تاریخ پاکستان کا جائزہ لینے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ جس مقصد کے لئے برصغیر کے مسلمانوں نے قربانیاں دیں عزتیں لٹائیں لاکھوں معصوم جوانیاں خون کی نذر کیں لاکھوں کی تعداد میں اپنے گھربار اور مال و متاع کو چھوڑا تھا وہ مقصد اس خطہ ارضی پر شریعت کا نفاذ اور نظام اسلام کے مطابق زندگی بسر کرنا تھا۔

مگر بدقسمتی سے قائداعظم محمد علی جناح کی وفات کے بعد ہم اپنی منزل کی طرف نہ بڑھ سکے اور حکومتی و قومی سطح پر ہم تنزل و انحطاط کا شکار ہوتے چلے گئے نیز حکمرانوں نے اپنی ذمہ داری پوری کرنے میں شدید کوتاہی کی اور ملک کو دلدل میں پھینک دیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اہل اقتدار کی ذمہ داری بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ (الحج ، ۲۲ : ۴۱)

وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار بخشیں تو نماز (کا نظام) برپا کریں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں۔

سود اور سود کے استحصالی نظام کے خلاف کلمہ جہاد بلند کرنا کیوں ضروری ہے؟ آیئے قرآن و سنت نبوی ﷺ کی روشنی میں اس کا جواب ڈھونڈیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا

۱۔ اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ (البقرہ ۲:۲۷۵)

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت کے دن اپنی قبروں سے) اس طرح اٹھیں گے جیسے کسی کو شیطان نے چھو کر اسے مخبوط (حواس باختہ) بنا دیا ہو

یعنی قیامت کے دن سود خور اس فالج زدہ شخص کی طرح کھڑے کئے جائیں گے جیسے کسی کو کوئی شیطان یا جن چھو جائے اور اس کے ہوش و حواس جاتے رہیں قیامت کے دن جس کو فالج زدہ کھڑا دیکھو سمجھ لو کہ وہ سود خور ہے اور اس حرام خوری

کے باعث آج قیامت کے دن اس کے اوسان خطا کر دیئے گئے ہیں۔ پھر فرمایا:

| | |
|---|---|
| ذَالِکَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا (البقرہ ۲:۲۷۵) | یہ حالت ان کی اس لیے ہوگی کہ انھوں نے (حلال و حرام کو یکساں کر دیا ہے) کہا جیسے سودا ہے ویسے ہی سود ہے۔ |

سود خوروں کو اس لئے شیطان کے مس شدہ کی طرح ہوش و حواس سے عاری کر کے کھڑا کیا جائیگا۔ کہ جب انھیں کہا جاتا تھا کہ سود چھوڑ دو تو وہ کہتے تھے بھئی سود لینا ایک نفع ہی تو ہے جیسے تم کاروبار میں نفع کماتے ہو۔ ہم قرض کے ذریعے مال کماتے ہیں۔ فرمایا چونکہ انھوں نے سودا اور تجارت کو سود کے برابر اور سود کو تجارت کے برابر قرار دے دیا تھا اور یہ اتنا بڑا جرم ہے جس کے باعث قیامت کے دن انھیں شیطان زدوں کی طرح کھڑا کیا جائے گا۔

| | |
|---|---|
| وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا (البقرہ ۲:۲۷۵) | اور اللہ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام کیا۔ |

سود کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے۔ اگر تجارت کے ذریعہ نفع کماؤ تو یہ نفع حلال ہے اگر قرض دے کر سود کے ذریعہ نفع کماؤ یہ حرام ہے۔

پھر فرمایا

| | |
|---|---|
| فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ (البقرہ ۲:۲۷۵) | تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے۔ |

وہ لوگ جن تک قرآن کا حکم نہیں پہنچا تھا۔ وہ سود لیتے اور دیتے رہے۔ جب قرآن کا حکم آگیا انھوں نے سود ختم کر دیا انکے لئے فرمایا کہ جنھوں نے سود چھوڑ دیا ان کا پچھلا لیا دیا اللہ نے معاف کر دیا۔ اور فرمایا:

| | |
|---|---|
| وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ | اور جو کوئی پھر (سود) لینے لگے تو ایسے |

| | |
|---|---|
| فِيهَا خَالِدُونَ (البقرہ ۲:۲۷۵) | ہی لوگ دوزخی ہیں (اور) وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ |

یعنی جنہوں نے نصیحت الٰہی اور فرمان مصطفیٰ ﷺ سن کر بھی سود اور سودی نظام نہ چھوڑا وہ ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں جلتے رہیں گے۔

## سود خوروں کے خلاف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے اعلان جنگ:۔

اللہ نے مسلمانوں کو سود ترک کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

| | |
|---|---|
| ۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ البقرہ (۲:۲۷۸) | اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر تم (سچے) مسلمان ہو۔ |

اہل ایمان کو آواز دی گئی کہ میرے حبیب ﷺ کا کلمہ پڑھنے والو قرآن اور اسلام پر ایمان لانے والو اللہ کو رب اور مصطفیٰ ﷺ کو اپنا رسول ماننے والو! سود کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو۔ سود کو ختم کرنے کا اعلان آچکا ہے جو سود تم لے چکے تھے اور دے چکے تھے وہ گزر گیا۔ اگر اللہ سے ڈرتے ہو تو سود کا بقیہ لین دین بند کردو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سود خوروں سے اعلان جنگ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

| | |
|---|---|
| ۳۔ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ (البقرہ ۲:۲۷۹) | اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔ |

اگر اللہ تعالیٰ کا یہ واضح حکم سن کر بھی تم نے سود کا لین دین اور سود کا نظام ختم نہ کیا تو سود خورو پھر تیار ہو جاؤ تمہارے خلاف، تمہارے استحصالی نظام کے خلاف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے اعلان جنگ ہو چکا ہے۔

اے مسلم قوم! تمہیں دو راستوں میں سے ایک راستے کو قبول کرنا ہو گا اگر اللہ اور اس کے رسول معظم ﷺ کے راستے پر چلنا چاہتے ہو تو سودی نظام کو لات

مارنا ہو گی اور اگر سود کی راہ پر چلنا چاہتے ہو تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف (معاذاللہ) جنگ کے لئے خود کو تیار کرنا ہو گا۔ اللہ پاک نے فرمایا:

وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ

(البقرہ ۲:۲۷۹)

اور اگر تم توبہ کرلیتے ہو (اور سود چھوڑ دیتے ہو) تو تمھارے لئے تمھارا اصل مال ہے (اس طرح) نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ کوئی تم پر ظلم کرے۔

## سودی نظام، ظلم کا نظام ہے:۔

قرآن مجید نے یہودیوں کے ان بڑے بڑے جرائم اور مظالم کی نشاندہی کی ہے جس کی وجہ سے ان پر عذاب آیا ان سے سلطنت چھین لی گئی۔ اللہ پاک نے حلال رزق ان کے لئے ختم کر دیا۔ ان کا اقتصادی نظام تباہ کر دیا۔ قرآن مجید نے یہودیوں کے ہولناک مظالم میں سے ان کے سودی نظام کو صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

۴ ۔ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۙ

(النساء ۴:۱۶۰)

تو یہودیوں کے بڑے ظلم کے سبب ہم نے وہ بعض ستھری چیزیں جو ان کے لئے حلال تھیں ان پر حرام کر دیں۔ اور اس لئے کہ انھوں نے بہتوں کو اللہ کی راہ سے روکا۔

یہودیوں کے دوسرے ظلم کے بارے میں اللہ پاک نے فرمایا:

وَاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ

(النساء ۴:۱۶۱)

اور اس لئے کہ وہ سود لیتے حالانکہ وہ اس سے منع کئے گئے تھے اور لوگوں کا مال ناحق کھاتے۔

یہودی سود کھاتے تھے سودی نظام پر اپنا کاروبار چلاتے تھے حالانکہ انھیں سود کا نظام چھوڑنے کا حکم تھا۔ اس وجہ سے بھی یہودیوں کو تباہ و برباد کر دیا گیا۔

## احادیث نبوی ﷺ میں سود خوری پر وعید:۔

### (i) سود خوری باعث تباہی و بربادی:

**عن ابی هریره رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال اجتنبوا السبع الموبقات قالوا یا رسول الله و ما هن قال الشرک بالله و السحر وقتل النفس التی حرم الله الا بالحق واکل الربوا واکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات المومنات الغافلات**

(الصحیح البخاری، ۱:۳۸۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا سات ہلاک کردینے والی چیزوں سے بچو۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ وہ سات چیزیں کونسی ہیں حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، ایسی جان کو ناحق مار ڈالنا جس کا مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام فرمادیا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے روز پیٹھ دکھا کر بھاگنا اور بھولی بھالی پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔

### (ii) سودی لین دین پر حضور ﷺ کا لعنت بھیجنا:۔

**عن جابر بن عبدالله رضی الله عنه لعن رسول الله ﷺ اکل الربوا وموکله وکاتبه و شاهدیه وقال هم سواء.**

مسلم (۲:۲۷)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے اور سود کھلانے والے اور سودی تحریر یا حساب لکھنے والے اور سودی شہادت دینے والوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ یہ سب لوگ (گناہ میں) برابر ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے جن لوگوں کو ملعون فرمایا ان میں سے سود خور بھی تھے۔

## (iii) سود خور کبھی جنت میں داخل نہیں ہو گا:۔

عن ابی هريره رضي الله عنه عن النبی ﷺ قال اربع حق علی الله ان لا يدخلهم الجنه ولا يذيقهم نعيمها مدمن الخمر واكل الربا واكل مال اليتيم بغير حق والعاق لوالديه

الحاکم (۲:۳۷)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ چار شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اوپر لازم کیا ہے کہ ان کو جنت میں داخل نہ کریں گے اور نہ ان کو جنت کی نعمتوں کا ذائقہ چکھائیں گے عادی شرابی' سود کھانے والا' ناحق یتیم کا مال کھانے والا' ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا۔

ان چار عملوں میں جس میں کوئی ایک عمل بھی ہو گا اللہ تعالیٰ اسکو کبھی بھی جنت میں داخل نہیں کریگا اور نہ جنت کی نعمتوں میں سے اسے حصہ ملے گا جب تک وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے انھیں چھوڑ کر تائب نہ ہو جائے۔

## (iv) سود کا کم تر درجہ ماں کے ساتھ زنا کی مثل ہے:۔

عن ابی هريره رضي الله عنه عن النبی ﷺ الربوا ثلاثه وسبعون حوبا ايسرها ان ينكح الرجل امه

(سنن ابن ماجہ: ۱۶۵)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا سود کے ستر گناہ ہیں ان میں سے ادنیٰ ایسا ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں سے زنا کرے۔

عن ابی هريره رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ الربا سبعون بابا ادناها كالذی يقع علی امه

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سود کے ستر دروازے (ستر قسمیں) ہیں ان میں

سے ادنیٰ ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں
سے زنا کرے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کے ستر باب ہیں "کم سے کم گناہ ماں کے ساتھ بدکاری کی مثل ہے"

اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی یوں ہی مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کے ستر باب ہیں اور ادنیٰ درجہ یہ ہے جیسے کوئی ماں سے بدکاری کرے۔

## (v) سود کا ایک درھم (روپیہ) کھانا چھتیس دفعہ زنا سے زیادہ سخت ہے:۔

**عن عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ غسیل الملائکہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درھم ربا اکلہ الرجل وھو یعلم اشد من ستہ و ثلثین زنیہ**

**(مسند احمد' ۵:۲۲۵)**

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ (جن کو شہید ہونے کے بعد فرشتوں نے غسل دیا تھا) نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کا ایک درھم کھانا چھتیس مرتبہ زنا سے زیادہ شدید (جرم) ہے بشرطیکہ کھانے والے کو معلوم ہو کہ یہ درھم سود کا ہے۔

**عن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدرھم یصیبہ الرجل من الربا اعظم عنداللہ من ثلاثہ وثلاثین زنیہ۔ یزنیھا فی الاسلام۔**

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درھم جس کو کوئی شخص سود سے حاصل کرے اللہ کے نزدیک تینتیس زانیوں کے حالت اسلام میں زنا کرنے سے بھی زیادہ شدید جرم ہے۔

## (vi) سود شرک کے برابر ہے:۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے

عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال ان النبی ﷺ قال الربا بضع وسبعون بابا والشرک مثل ذالک

روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سود کے ستر سے زائد درجے ہیں اور شرک بھی اسی طرح ہے (گناہ میں اس کے برابر ہے)۔

## vii سود خور پر عذاب آخرت:۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اتیت لیلۃ اسری بی علی قوم بطونھم کالبیوت فیھا الحیات تری من خارج بطونھم فقلت من ھولاء یا جبرئیل قال ھولاء اکلۃ الربا

(سنن ابن ماجہ:۱۶۵)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس رات مجھے معراج ہوئی میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے پیٹ ایسے تھے جیسے اژدھوں سے بھرے ہوئے گھر اور اژدھے پیٹوں سے باہر بھی دکھائی دے رہے تھے۔ میں نے جبرئیل سے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا۔ یہ سود خور ہیں۔

## سودی بینکاری نظام، معاشی استحصال کی بدترین شکل ہے

اسلام سلامتی اور نفع بخشی کا دین ہے اور استحصال کی بالواسطہ اور بلاواسطہ ہر شکل کے خلاف ہے چونکہ ربوٰ (سود) USUARY / INTEREST معاشی استحصال کی بدترین شکل ہے۔ اس لئے اسلام نے اسے کلیتہ حرام قرار دیا ہے بلکہ قرآن مجید نے واضح طور پر سود پر مبنی استحصالی نظام کے علمبرداروں کو خبردار کیا ہے کہ سود خورو! اگر تم نے سودی نظام نہ چھوڑا تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اتَّقُوۡا اللّٰهَ وَذَرُوۡا

(اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو

مَابَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ

(البقرۃ:۲۷۸، ۲۷۹)

کچھ بھی سود میں سے باقی رہ گیا ہے (اسے کلیتاً) چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو پھر بھی اگر تم نے سود نہ چھوڑا تو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کا یقین کرلو)۔

سود صرف دنیائے اسلام ہی کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری دنیا میں معاشی ناہمواریوں کی بنیاد ہے چنانچہ سود سے پاک بینکاری (INTEREST FREE BANKING) کا تصور ہمیشہ اقتصادی ماہرین کی سوچوں کا مرکز اور محور بنا رہا ہے اور اس ضمن میں خود مغربی دنیا میں بھی تجربات ہو رہے ہیں۔

(۱) متوسط طبقہ کسی بھی معاشرے کی ریڑھ کی ہڈی تصور کیا جاتا ہے اور کسی بھی ملک کا سیاسی استحکام اس کے معاشی استحکام سے مشروط ہوتا ہے۔ علم معاشیات (ECONOMICS) کا ایک بنیادی اصول ہے کہ سرمایہ ہمیشہ بچتوں (SAVINGS) سے آتا ہے اور بچتیں ترقی یافتہ ممالک میں بالعموم اور ترقی پذیر ممالک میں بالخصوص اسی متوسط طبقے سے آتی ہیں۔ سودی بینکاری نظام کا ایک استحصالی پہلو یہ ہے کہ ایک جائزہ کے مطابق ۸۰ سے ۹۰ فیصد بینک کے ڈیپازٹ بیس ہزار روپے یا اس سے کم رقم جمع کروانے والے چھوٹے کھاتہ داروں کے ہوتے ہیں مگر جب انہی ڈیپازٹس (DEPOSITS) سے قرضہ جات (LOANS) کا اجراء ہوتا ہے تو صرف چھ سے سات فیصد قرضہ جات غریب اور متوسط طبقے کے حصے میں آتے ہیں جبکہ ۹۳ سے ۹۴ فیصد قرضہ جات بڑے سرمایہ دار اور جاگیردار سیاسی وسماجی اثر رسوخ (POLITICAL AND SOCIAL INFLUENCE) کی بنا پر حاصل کرلیتے ہیں اور وہ بھی انتہائی کم شرح سود پر۔

(۲) دوسرا استحصالی پہلو یہ ہے کہ سرمایہ دار بالعموم ۳۰ - ۷۰ کی RATIO سے قرضہ حاصل کرتا ہے یعنی سرمایہ دار صرف ۳۰ فیصد سرمایہ لگاتا ہے اور ۷۰ فیصد سرمایہ بینکوں سے حاصل کرتا ہے اور بالآخر KICK - BACK کی صورت میں اپنا ۳۰ فیصد

سرمایہ بھی واپس نکال لیتا ہے۔ نتیجتاً سرمایہ دار ساری انڈسٹری بینک کے پیسے سے چلاتا ہے اس میں اس کا اپنا ایک روپیہ بھی شامل نہیں ہوتا مگر سودی نظام بینکاری کے ذریعے کروڑوں اور اربوں روپے کی صنعتوں کا مالک بن جاتا ہے۔ لہٰذا صنعتیں قائم ہوتے ہی انتہائی زیادہ شرح منافع کے ذریعے استحصالی نظام کی گرفت مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ یوں ملک کے صنعتی ادارے محض بینک کے قرضہ جات پر ہی چلتے ہیں۔

(۳) یہ بھی واضح ہو کہ ان سرمایہ داروں کی شرح منافع واجب الادا شرح سود سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ نتیجتاً سرمایہ دار بینک ہی کے پیسے سے حاصل ہونے والے نفع میں سے اس کا سود ادا کرتے رہتے ہیں اور اصل قرضہ جات بھی یا تو سیاسی اثر و رسوخ کے ذریعے معاف کروا لیتے ہیں یا مدتوں تک بینک کو واپس ہی نہیں کرتے اور مزید کارخانے لگانے اور کروڑ پتی سے ارب پتی اور ارب پتی سے کھرب پتی بننے کے لئے بینکوں سے اسی اصول پر قرضہ جات لیتے جاتے ہیں یوں چند خاندان پورے ملک کے لاکھوں غریبوں اور متوسط کھاتہ داروں کی رقم سے پلتے اور ملکی معیشت پر قابض ہو جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غریب غریب تر اور امیر امیر تر ہوتا چلا جاتا ہے اور معاشرے میں اقتصادی ناہمواریوں سے وہ سماجی اور معاشی بحران جنم لیتے ہیں جن کا منظر آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

(۴) اس پر مستزاد یہ کہ ہمارے ملک میں سرمایہ دار گزشتہ چند سالوں کے اندر غریب کھاتہ داروں کی رقم سے خود کروڑوں اور اربوں کے مالک بن چکے ہیں مگر ان کھاتہ داروں کو گزشتہ بارہ سال سے اپنے DEPOSITS پر صرف ۸ فیصد سود ملتا چلا آرہا ہے جس سے غریب کو نہ حلال ملا اور نہ ہی اس کا پیٹ بھر سکا۔

(۵) یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ متوسط طبقے کو P.L.S سیونگ پر ملنے والے منافع کی شرح افراط زر کی شرح سے بھی بہت کم رہی ہے اس طرح نہ صرف متوسط طبقہ کی قوت خرید پر زد پڑتی ہے بلکہ اس طبقے کے اصل سرمائے میں بھی شدید فرسودگی (DEPRECIATION) کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ یوں سرمایہ داروں کے قیمتوں کے تعین پر کنٹرول کے باعث ملکی معیشت پر ان کی مکمل اجارہ داریاں قائم ہو گئی ہیں

اور سارا قومی سرمایہ چند خاندانوں میں مرکوز ہو کر رہ گیا ہے اور استحصالی سودی نظام نے معاشرے کے متوسط اور غریب طبقے کو جیتے جی موت کی آغوش میں سلا دیا ہے۔

قرآن مجید نے "یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقَاتِ" کی آیت کریمہ کے ذریعے غریب اور متوسط طبقات کے لئے سودی نظام کی انہیں تباہ کاریوں کا بیان پہلے سے کر دیا ہے۔

(٦) سودی نظام سے نہ صرف ملک کے کروڑوں عوام تباہ حال ہوئے بلکہ اس نے پورے ملک کو "اربوں روپے سود" کے بوجھ تلے دبا دیا ہے۔

اس معاشی تنزلی' اقتصادی بدحالی اور سودی معیشت سے پیدا ہونے والی تشویشناک صورتحال کی تائید مندرجہ ذیل مصدقہ اعداد و شمار سے بھی ہوتی ہے۔ ۸۰-۱۹۷۹ء میں جو سود ملکی اور غیر ملکی قرضہ جات پر ادا کیا گیا وہ 50.70 ملین روپے (۵ ارب ۷۰ کروڑ روپے) تھا۔ ۸۴-۱۹۸۳ء میں قرضہ جات پر سود کی ادائیگی ۱۴۱۲۸ ملین روپے (۱۴ارب ۱۲ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے) تک پہنچ گئی اور ۸۸-۱۹۸۷ء میں صرف سود ہی سود ۲۹۳۴۳ ملین روپے (۲۹ ارب ۳۴ کروڑ ۳۰ لاکھ روپے) ہو گیا۔ ۹۱-۱۹۹۰ء میں یہ رقم ۴۷۳۴۳ ملین روپے (۴۷ارب ۳۴ کروڑ ۳۰ لاکھ روپے) تک جا پہنچی۔

مگر ۹۲-۱۹۹۱ء میں ملک کی ساری نفع میں چلنے والی صنعتیں' کارخانے اور ادارے بھی PRIVATIZATION کے نام پر چند سرمایہ داروں اور سیاسی نمائندوں کو بیچ دیئے گئے اور قوم کو یہ غلط تاثر دیا گیا کہ اس نجکاری کے عمل سے ہم اقتصادی میدان میں خود کفیل ہوتے جا رہے ہیں اور حکومت پر قرضوں کا بوجھ خاصا کم ہو گیا ہے۔ اسی سال اندرونی و بیرونی قرضہ جات پر فقط واجب الادا سود کی رقم ۶۲۳۷۱ ملین روپے (۶۲ارب ۷۳ کروڑ ۱۰ لاکھ روپے) ہو چکی ہے۔ گویا ہر پاکستانی پر اوسطاً سوا چھ سو روپے فقط سود چڑھایا جا چکا ہے اور فی کس قرضہ کی اوسط صاف ظاہر ہے ہزاروں روپے ہوگی۔ دوسری طرف اندرونی قرضہ جات پر سود کی شرح اب بڑھ کر سو فیصد ہو گئی ہے جبکہ غیر ملکی قرضہ جات پر شرح سود ۲۵ فیصد ہے اس طرح مجموعی طور پر

ہمارے قرضہ جات پر سود کی شرح ۱۲۵ فیصد ہو چکی ہے ان اعداد و شمار سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وطن عزیز کا ہر شہری خواہ وہ مرد ہو یا عورت' بوڑھا ہو یا بچہ کس بری طرح سود کے استحصالی نظام میں جکڑا جاچکا ہے۔ گویا اس سودی نظام نے پاکستان کے دس کروڑ عوام کو اور آئندہ نسلوں کو سود در سود کی لعنت میں ایسا مبتلا کر دیا ہے کہ پوری قوم سود خوروں کے پاس گروی ہو چکی ہے۔ یہی بین الاقوامی سطح پر یہودی سازش تھی کہ پوری دنیا کے غریبوں کو سودی نظام کی زنجیروں میں جکڑ کر اقتصادی طور پر غلام بنا دیا جائے تاکہ غریب ملکوں کے عوام اپنے ملکی سرمایہ داروں کے سامنے اور حکومتیں عالمی سرمایہ داروں کے سامنے سر نہ اٹھا سکیں۔

کس قدر حیرت کی بات ہے کہ پاکستانی حکمران اس سود کے خلاف بات بھی سننے کو تیار نہیں اور اس کے بغیر کسی نظام کے قابل عمل ہونے کو ناممکن بتاتے ہیں۔ یہ صرف اس لئے ہے کہ اس سودی نظام سے ان کے اپنے مفادات وابستہ ہیں اور عالمی سطح پر ان کے امریکی اور یہودی آقاؤں کے مفادات وابستہ ہیں اور وہ اس کے تحفظ پر اپنی زندگی کی آخری بازی بھی لگا دیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے "اسلامی نظریاتی کونسل" کی سفارشات بھی جو 1980ء میں دی گئی تھیں ردی کی ٹوکری میں پھینک دیں اور اب "وفاقی شرعی عدالت" کے فیصلے کو بھی چیلنج کر دیا ہے اور قوم کو دھوکہ میں رکھنے کے لئے یہ اعلان کروائے جا رہے ہیں کہ سود کا متبادل نظام موجود نہیں اور نہ ہی کوئی سود سے پاک "بینکاری نظام" کا تصور پیش کر سکتا ہے۔

آیئے ہم اگلے ابواب میں حکومت کے اس چیلنج کا جواب دیتے ہیں۔

## غیر سودی اسلامی نظام بینکاری کے خلاف منفی پروپیگنڈا کا اصل مقصد

(۱) جدید نظام بینکاری (BANKING SYSTEM) اپنی موجودہ ہمہ جہت صورت میں چونکہ مغربی دنیا کے سودی نظام کے ماحول میں پروان چڑھا ہے اس لئے دنیا بھر میں نظام بنکاری کا سارا ڈھانچہ (STRUCTURE) سودی (INTEREST BASED) ہے۔ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ اسلام کے احکام حرمت ربو (ISLAMIC LAWS OF PROHIBITION OF RIBA USUARY /

(INTEREST آج (معاذ اللہ) ناقابل عمل ہو گئے ہیں اور نظام بینکاری "سود" کے بغیر اسلامی تعلیمات کے مطابق چل ہی نہیں سکتا ایسی سوچ جہاں شریعت محمدی ﷺ کی نسبت سے بے یقینی اور کمزور اعتقادی کی عکاس ہے وہاں مغربی نظام کے تسلط کے باعث ذہنی غلامی اور فکری مرعوبیت کی آئینہ دار بھی ہے۔ نتیجتاً یہ اسلام کے خلاف شعوری یا لاشعوری بغاوت کی بزدلانہ کوشش بھی ہے اور اس کے پس پردہ مغربی سرمایہ داریت کے استحصالی نظام کو تحفظ دینے کی یہودی سازش بھی کار فرما ہے تاکہ تیسری دنیا مغربی سرمایہ کے بل بوتے پر سودی قرضہ جات کی زنجیر غلامی و محکومی میں جکڑی رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ امت مسلمہ کے حکمرانوں اور اقتصادی و بنکاری امور کے ماہرین نے "مغربی نظام سے مرعوبیت" کے دائرے سے باہر نکل کر مومنانہ جرات وبصیرت کے ساتھ اس کا حل نکالنے کی کوشش ہی نہیں کی اور اگر کسی نے مثلاً اسلامی نظریاتی کونسل (ISLAMIC IDEOLOGY COUNCIL OF PAKISTAN) یا حال ہی میں وفاقی شرعی عدالت (FEDERAL SHARIAT COURT OF PAKISTAN) نے جرات مندانہ طور پر سودی نظام بنکاری کو مسترد کر کے متبادل اسلامی نظام کی بات کی تو مغرب زدہ مادیت پرست اور لادینی ذہنوں نے مخالفت کا طوفان بپا کر دیا تاکہ قوم کو یہ تاثر دیا جاسکے کہ احکام شریعت عصر حاضر میں (معاذ اللہ) قابل عمل اور لائق نفاذ نہیں رہے اور موجودہ دور کے پیچیدہ مسائل شریعت اسلامی کے ذریعے حل نہیں ہوسکتے بلکہ یہ کہا جانے لگا ہے کہ "اس پر اصرار کرنا" بنیاد پرستی (FUNDAMENTALISM) ہے اس طرح ہمارے امریکی اور صیہونی آقا ناراض ہو جائیں گے اور ہمارے اقتدار کو خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ بالادست حکومتی اور سیاسی حلقوں نے اپنے ان طاغوتی اور شیطانی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبارات اور جرائد الغرض تمام ذرائع ابلاغ سے بالواسطہ شریعت محمدی ﷺ کے خلاف "ملا ازم" کی آڑ میں اس قدر زہر اگلا ہے اور علماء کرام کے خلاف اس قدر ذلت آمیز زبان درازی کی ہے جس کی مثال گزشتہ نصف صدی میں نہیں ملتی۔ اس پوری مہم کا مقصد فقط یہ ہے کہ لوگوں کو علماء کرام سے اور نتیجتاً شعائر و احکام اسلام

سے ذہنی طور پر اتنا دور کر دیا جائے کہ مستقبل میں کوئی "اسلامی نظام" کے نفاذ کا مطالبہ تک نہ کرے اور اگر کوئی طبقہ اس پر زور بھی دے تو عوام میں اس کی پذیرائی نہ ہو۔ یوں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے نام پر حاصل کیا گیا ملک پاکستان سرمایہ داروں' وڈیروں' سمگلروں اور لٹیروں کی "جاگیر" بن جائے جو فقط نام کی حد تک "اسلامی" رہے مگر عملاً مستقل طور پر سیکولر (SECULAR) بن جائے جس میں اسلام مذہب کے عنوان سے صرف مسجد' مدرسہ اور خانقاہ میں بند رہے اور دیگر ملکی' سیاسی' سماجی اور اقتصادی معاملات میں اسلام اور شریعت کی بات کرنا ممنوع قرار دیا جائے۔

## دنیا میں غیر سودی بنکوں اور مالیاتی اداروں کی تعداد

اس وقت دنیا میں غیر سودی بنکوں اور مالیاتی اداروں کی تعداد ۱۰۰ سے زائد ہے جو ایک عرصے سے جزوی طور پر غیر سودی بنیادوں پر نظام بینکاری چلا رہے ہیں۔

- ان میں سے بعض کا تعلق عرب ریاستوں (ARABIAN COUNTRIES) بحرین' متحدہ عرب امارات' کویت' قطر' سعودی عرب اور اردن وغیرہ سے ہے۔
- بعض کا تعلق ایشیائی ریاستوں (ASIAN COUNTRIES) مثلاً ایران' بنگلہ دیش اور ملائیشیا وغیرہ سے ہے۔
- بعض کا تعلق افریقی ممالک (AFRICAN COUNTRIES) مثلاً مصر' سوڈان' ساؤتھ افریقہ' سینیگال' کینیا وغیرہ سے ہے۔
- اور بعض کا تعلق مغربی ممالک (WESTERN COUNTRIES) مثلاً ترکی' سوئٹزرلینڈ' برطانیہ' ڈنمارک اور لگزمبرگ وغیرہ سے ہے' ان میں چند ایک کے نام درج ذیل ہیں۔

| Country | Name Bank of Head Office | Year of Establishmet or Conversion |
|---|---|---|
| 1. BANGLADESH | 1. Islami Bank Bangladesh Ltd.<br>2. Al-Baraka Bank bangladesh Ltd, 7, Dhaka. | 1983. |
| 2. BAHAMAS | 1. Islamic investment Company Ltd. Nassau. | 1979. |

| | | |
|---|---|---|
| | 2. Dar-Ul-Maal Al-Islami, | 1980. |
| 3. BAHRAIN | 1. Bahrain Islamic Bank, Manama. | 1979. |
| | 2. Bahrain Islamic Investment Company, | 1981. |
| | 3. Al-Baraka Islamic Investment Bank. | 1984. |
| | 4. Islamic insurance & Re-Insurance Company, Bahrain. | 1985. |
| 4. DENMARK | 1. Islamic Bank International of Copenhegen, Denmark. | 1983. |
| 5. EGYPT | 1. Nasser Social Bank, Cairo. | 1972. |
| | 2. Faisal Islamic Bank of Egypt, | 1977. |
| | 3. Islamic International Bank for Investment and Development, Cairo. | 1980. |
| | 4. Bank Misr ___ Islamic Branches, Cairo. | 1980. |
| 6. GUINEA | 1. Faisal Islamic Bank of Guinea. Conakry | 1984. |
| 7. IRAN | 1. Bank Melli Iran Tehran. | 1979. |
| | 2. Bank Saderat Ira, Tehran | 1979. |
| | 3. Bank Mellat, Tehran. | 1979. |
| | 4. Bank Tejarat Teharn. | 1979. |
| | 5. Bank Sepah Tehran. | 1979. |
| 8. JORDAN | 1. Jordan Islamic Bank for Finance and Investment Amman. | 1978. |
| | 2. Islmic Investment House, Amman. | 1981. |
| 9. KUWAIT | 1. Kuwait Finance House, Safat. | 1977. |
| 10. LUXEMBOURG | . Islamin Banking System International | 1978 |
| 11. MALAYASIA | 1. Bank Islam Malaysia, Kualalumpur, | 1983. |
| | 2. Syarikat Takaful Malaysia Sendirian Berhad (Islamic Insurance Company) | 1985. |
| 12. NICOSIA | 1. Kibriz Islamic Bank, Letkosa. | 1982. |
| 13. NIGER | 1. Faisal Islamic Bank of Nigar, Niamey. | 1984 |
| 14. PHILIPPINES | 1. Amanah Bank, Zomboanga. | 1982. |
| 15. QATAR | 1. Islamic Exchange & investment Company, Doha. | 1980. |

| | | |
|---|---|---|
| | 2. Qatar Islamic Bank, Doha | |
| 16. SAUDI ARABI | 1. Islamic Development Bank, Jaddah. | 1975. |
| | 2. Al-Baraka Investment and Development Company, Jaddah. | 1982. |
| | 3. Al-Rajhi Islamic Investment Banking Company, Jaddah. | 1985. |
| 17. SENEGAL | 1. Faisal Islamic Bank of Senegal, Dakar. | 1984. |
| 18. S. AFRICA | 1. Islamic Bank Ltd., Johannesburge. | 1990. |
| 19. SUDAN | 1. Faisal Islaminc Bank of Sudan, Khartoum. | 1977. |
| | 2. Islamic Insurance Company of Sudan, Khartoum. | 1980. |
| | 3. Al-Baraka Bank, Khartoum. | |
| | 4. Al-Baraka Insurance Company. | 1984. |
| | 5. Tadamum Islamic Bank, Khartoum, | 1984. |
| | 6. Sudanese Islamic Bank, Khartoum. | 1984. |
| | 7. *Islamic Co-oparative Bank, Khartoum* | 1984 |
| | 8. Islamic Bank for Western Sudan, | 1984. |
| 20. SWITZERLAND | 1. Islamic Investment Company, Ltd. | 1979. |
| | 2. Dar Al-Maal Al-Islami, Geneva. | 1980. |
| | 3. Shariah Investment Services, P. C. I., Geneva. | 1980. |
| 21. TURKEY | 1. Al-Baraka Trukish Finance House, Istambul. | 1985. |
| 22. U. A. E. | 1. Dubai Islamic Bank, Dubai. | 1975. |
| | 2. Islamic Investment Co, Ltd., Sharjah. | 1977. |
| | 3. Islamic Arab Insurance Company, Dubai. | 1980. |
| 23. U. K. | 1. *Islamic* Finance House, London | 1982. |

24. PAKISTAN

***Some Schemes***

1. National Investment *Trust (Karachi)* (NIT)
2. Investment Corporation of Pakistan (ICP)
3. Islamic Mudarabah Company Karachi (IMP)
4. Banks PLS System

# غیرسودی بینکاری کا قابل اعتماد اور حوصلہ افزا تجربہ

ہم یہ بات واضح کردینا چاہتے ہیں کہ مذکورہ بالا غیرسودی بینکوں اور مالیاتی اداروں کے نظام کو نہ ہم مثالی اسلامی نمونہ کے طور پر پیش کررہے ہیں اور نہ ہی ان کی بعض FINANCIAL MODES TRANSACTIONS اور INSTRUMENTS پر کئے جانے والے اعتراضات کا جواب دینا ضروری سمجھتے ہیں۔

ہم اپنے پیش کردہ اسلامی نظام بینکاری کے صحیح طور پر اسلامی اور کاملاً غیر سودی ہونے کے ذمہ دار ہیں اور اس پر کئے جانے والے ہر اعتراض کا جواب بھی (انشاء اللہ) دیں گے۔

متذکرہ بینکوں اور مالیاتی اداروں کا حوالہ فقط اس لئے دیا جارہا ہے کہ ناساز گاری ماحول اور سودی نظام کی گرفت کے باوجود ان اداروں اور بینکوں نے ممکنہ حد تک غیر سودی بینکاری کو کامیابی سے فروغ دیا ہے اور انہوں نے جن اسلامی INSTRUMENTS کو بھی اپنایا ہے وہی لائق اعتماد ثابت ہوئے ہیں اور ان کے مختلف معاملات میں غیرسودی بینکاری کے تجربے نہ صرف کامیاب رہے ہیں بلکہ ان میں مسلسل حوصلہ افزاء پیش رفت ہوئی ہے۔

(ا) جدید نظام بنکاری کے تحت "اسلامی بنکاری" کا پہلا کامیاب تجربہ مصر (Egypt) میں "Nasser Social Bank" (N. S. B) کا تھا جس نے ۱۹۷۲ء سے اپنا کام شروع کیا۔

(۲) اس کے بعد ۱۹۷۵ء میں دوبئ اسلامک بنک (Dubai Islamic Bank) کا آغاز ہوا۔

(۳) 1975ء میں اسلامک ڈویلپمنٹ بنک جدہ (Islámic Development Bank Jeddah) کی بنیاد رکھی گئی' جس نے اسلامی نظام بنکاری کو مضبوط اور قابل اعتماد بنیاد فراہم کی۔

(۴) اس کے بعد ۱۹۷۷ء میں فیصل اسلامک بنک مصر (Faisal Islamic Bank) اور فیصل اسلامک بنک سوڈان قائم ہوئے۔ بین الاقوامی سطح پر سودی نظام بنکاری اور عالمی اقتصادیات پر یہودی اور مغربی کنٹرول کے باعث مکمل طور پر نامساعد اور ناسازگار حالات کے باوجود غیر سودی اسلامی بنکوں کی تحریک نے زور پکڑا اور اسی عرصے میں دنیا کے مشرق وسطی اور مغربی ممالک میں ایک سو (۱۰۰) کے قریب چھوٹے بڑے اسلامی بنک اور اسلامی مالیاتی ادارے معرض وجود میں آئے ہیں۔ اگر مسلمان ملکوں کے حکمران اپنی دین گریز پالیسی ترک کرکے ایمانی قوت کے ساتھ اس تحریک میں بھرپور طریقے سے شریک ہوجائیں تو آئندہ چند سالوں میں "غیر سودی اسلامی نظام بنکاری" کو بین الاقوامی سطح پر قابل قدر استحکام مل سکتا ہے اور ہم اقتصادی طور پر یہودی ومغربی غلامی سے نجات حاصل کرنے کی طرف حوصلہ افزاء پیش رفت کرسکتے ہیں۔

(۵) Islamic Development Bank (I. D. B) کی ۱۹۸۳ء تک Annual Commitment 600 - 700 Million ڈالرز تھی جو ۱۹۸۵ء میں 1000 Million ڈالرز تک پہنچی اور اب وہ دنیا کے سب سے بڑے بنکوں کی صف میں شامل ہوچکا ہے جس میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

(۶) پھر یہ صیہونی پروپیگنڈا کیا جانے لگا کہ اسلامی بنک صرف "تیل پیدا کرنے والے مشرق وسطی" کے امیر ملکوں میں کامیاب ہوسکتے ہیں جیسا کہ عرب امارات (دوبئی) کویت اور بحرین کے اسلامی بنک ہیں مگر مقابلتاً غریب ممالک میں ان کے قیام اور فروغ سے اس پروپیگنڈے کی بھی نفی ہوگئی کیونکہ اسلامی بنک بنگلہ دیش' اردن' مصر' سوڈان' کینیا' نائجیریا اور سینیگال وغیرہ میں بھی قائم ہوئے اور کامیابی سے چلنے لگے ہیں بلکہ ایران اور سوڈان نے تو اپنی اکثر Transactions اسلامی بنکوں کے ذریعے شروع کردی ہے اور اب ایشیا کا سب سے بڑا اسلامی بنک ۱۹۸۳ء سے ملائیشیا (Malaysia) میں قائم ہوچکا ہے۔

(۷) مزید بر آں غیر سودی بنیادوں پر اسلامی نظام بنکاری کے بعض غیر مسلم ممالک مثلاً PHILPPINES, DENMARK, LUXEMBOURG, BAHAMAS SWITZERLAND, SOUTH AFRICA, اور یوکے (U.K) وغیرہ میں بھی شروع ہو جانے کے بعد اس کے ناقابل عمل ہونے کا پروپیگنڈا سراسر جہالت یا بدنیتی کے سوا کچھ حقیقت نہیں رکھتا اگر اس پروپیگنڈا میں کوئی حقیقت ہوتی تو دنیا میں "اسلامی نظام بنکاری" کی تحریک جو گزشتہ ۱۵ سے ۲۰ سال کے عرصہ سے شروع ہے اور اس میں رفتہ رفتہ فروغ اور ترقی ہو رہی ہے بجائے آگے بڑھنے کے کلیتاً دم توڑ چکی ہوتی اور چند سالوں کے ناکام تجربات کے بعد ختم ہو جاتی مگر تمام تر مخالفتوں اور مزاحمتوں کے باوجود اس کا مسلسل آگے بڑھنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ "نظام موجودہ دور میں نہ صرف قابل عمل بلکہ قابل اعتماد ہے"

(۸) باوجود اس کے کہ عرب خلیجی ریاستوں (Arabian Gulf States) میں پچھلے چند سالوں میں Economic Recession آیا ہے مگر اسلامی بنکوں کے نظام اور ان کے مالیاتی استحکام میں تدریجاً اضافہ ہوتا رہا ہے۔ بحرین، یو اے ای، کویت، قطر، عمان اور سعودی عرب وغیرہ میں قائم کئے گئے غیر سودی بنکوں نے اپنی Domestic Banking میں دیگر روایتی سودی بنکوں سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔

مزید بر آں بین الاقوامی بنکاری (International Banking) کے محاذ پر بھی Faisal Islamic Bank بحرین اور Al-Barakah Islamic Investment Bank بحرین کی بعض شاخوں مثلاً التوفیق اور الامین (Al-Tawfeeq and Al-Amin) نے بین الاقوامی مارکیٹنگ کے نقطہ نظر سے اسلامی ذرائع کو فروغ دیا ہے تاکہ بنکاری کے حوالہ سے International Net Work بنایا جا سکے۔

(۹) اسی طرح مغربی ممالک میں اسلامی نظام بنکاری کے بعض اصولوں نے بین الاقوامی سطح پر چند مسلم روایتی بنکوں کو بھی بعض اسلامی مالیاتی Transactions میں دلچسپی

لینے پر مجبور کردیا ہے جس کے نتیجے میں Union Bank of Switzerland اور Saudi Internationl Bank ایسے اداروں نے بعض Islamic Products مثلاً Equity Pool اور Trade Pool جو کہ "مضاربہ اور مشارکہ" ہی کی شکلیں ہیں' شروع کردی ہیں۔

(۱۰) اسی طرح جرمنی کے بینک (German Banks) بڑے عرصے سے وسیع پیمانے پر اسلامی اصول مضاربہ کے مطابق Equity Financing کا طریقہ نہایت کامیابی سے اپنائے ہوئے ہیں انہیں "All Purpose Banks" کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

(۱۱) جاپان میں بھی Commercial Banks گزشتہ تقریباً ۵۰ سالوں سے کئی تجارتی معاملات میں شراکتی نظام (Share System) کو اپنائے ہوئے ہیں اور جاپان کے کاروباری نظام پر اس اصول کا کافی اثر ہے۔

(۱۲) مزید بر آں فرانس میں "The Banques 'd' Affaires" جس کا فرانسیسی نظام بنکاری میں بڑا اہم کردار ہے کے تحت "اسلامی اصول مشارکہ" کے مطابق Participation Basis یعنی شراکتی بنیادوں پر Financing Investment کی جاتی ہے۔

(۱۳) بعض دیگر مغربی ممالک نے حال ہی میں اسلامی نظام بنکاری کے چند اور اصول بھی اپنا لئے ہیں مثلاً Leasing (اجارہ) Hire Purchase (بیع بالاجارہ) اور Convertibility Options کے تحت بنکوں کے قرضہ جات کو شراکتی حصص میں بھی تبدیل کیا جارہا ہے۔

(۱۴) مستزاد یہ کہ مصر اور سوڈان میں اسلامی بنکاری کو گزشتہ ۱۵ سالوں میں خاصا استحکام اور فروغ ملا ہے سوڈان میں Faisal Islamic Bank نے ملک کے سب سے بڑے بنک کی حیثیت اختیار کرلی ہے۔ اندریں حالات کیا وجہ ہے کہ پاکستان میں پہلے مرحلے کے طور پر اندرون ملک بنکاری Domestic Banking کا نظام غیر سودی بنایا جاسکے اور اسے اسلامی نظام بنکاری سے نہ بدلا جاسکے؟ جبکہ بیشمار اسلامی اور غیر

اسلامی ممالک میں اسلامی نظام بنکاری کی جزواً حوصلہ افزائی اور لائق اعتماد پیش رفت ایک عرصے سے سامنے آچکی ہے اور یہ نظام ماحولیاتی دشواریوں کے باوجود فروغ پذیر ہے۔ اگر ان مسلم ممالک میں حکومتیں دوہرے نظام کو الگ الگ (سودی اور غیر سودی) بنکوں کی صورت میں چلانے کی بجائے اپنے قومی بنکوں میں اندرون ملک بنکاری کا سارا نظام اسلامی ضابطوں کے تابع کردیں اور بیک وقت ایک ہی ملک میں دو قسم کے قومی بنک نہ چلیں' جیسے ہمارے ہاں بیک وقت شرعی اور غیر شرعی دونوں عدالتی نظام چلتے ہیں' تو "اسلامی نظام بنکاری" کا تجربہ جو متضاد اور ناسازگار ماحول میں بھی اس قدر کامیاب ہوا ہے' ماحولیاتی سازگاری اور یکجہتی کے باعث حیرت انگیز نتائج کا باعث بن سکتا ہے۔ کسی بھی نظام کو ناکام کرنے کا ایک سبب اس کا جزوی طور پر اپنایا جانا' دوسرے اس کے ساتھ متضاد اور متناقض نظام کو برقرار رکھنا اور تیسرے اس نظام کو نافذ کرکے اس کے جملہ مقتضیات کو پورا نہ کرنا ہوتا ہے۔ ہمیں نیک نیتی سے ان تینوں اسباب کا خاتمہ کرنا ہوگا یہ حکومت کی آئینی ذمہ داری ہے۔

## اسلامی نظام بنکاری کے بنیادی اجزاء

دور جدید کا اقتصادی نظام ارتقاء کی کئی منزلیں طے کرنے کے بعد ایسی صورت اختیار کرچکا ہے کہ اس میں بینکنگ نہایت متنوع اور ہمہ جہت کردار کی حامل ہوگئی ہے اس کا دائرہ کار افراد معاشرہ کے نجی معاملات سے لے کر تجارتی' صنعتی' زراعتی' کفالتی' جملہ مالیاتی' ترقیاتی' حکومتی' قومی اور کئی بین الاقوامی معاملات کی انجام دہی تک پھیل چکا ہے اندریں حالات "سودی نظام بنکاری" کو "اسلامی نظام بنکاری" سے بدلنے کے لئے فقط چند قانونی اور ضابطہ جاتی تبدیلیاں (Legal and Procedural Changes) ہی کافی نہیں ہیں بلکہ اس مقصد کے لئے "بنیادی تصوراتی تبدیلیاں" (Basic Conceptual Changes) بھی درکار ہیں جن کی خاطر ہمیں بینکنگ کے زاویہ نگاہ اور اس کے ڈھانچے (Approach and Structure of Banking) میں بھی کچھ ترمیمات واصلاحات کرنا ہوں گی۔ بنک نجی اور قومی سطح کی مختلف الاقسام مالیاتی

خدمات (Financial Services) انجام دیتے ہیں جن کے لئے چند عملی ضابطے اور طریقے اپنائے جاتے ہیں بنکاری نظام انہی ضوابط سے عبارت ہوتا ہے۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ موجودہ سودی بنکاری نظام (Interest Based Banking System) کو غیر سودی اسلامی نظام بنکاری (Interest Free Islamic Banking System) سے بدلنے کے لئے اس کا فقط جزوی اور سطحی جائزہ نہ لیا جائے بلکہ اس نظام کا ہمہ جہت، ہمہ پہلو اور گہرائی پر مبنی جائزہ لے کر ہر معاملہ میں سود کی متبادل اسلامی اساس مہیا کی جائے۔ تاکہ "اسلامی نظام بنکاری" کا خاکہ محض ایک علمی اور فقہی تجویز کی بجائے "قابل نفاذ ورکنگ پلان" Implementable Working Plan کے طور پر سامنے آئے۔ اسلامی نظام بنکاری کے اس خاکے میں نظام بنکاری کے درج ذیل بنیادی اجزاء سے بحث کی گئی ہے۔

بنک کے مالی وسائل کا ڈھانچہ

Structure of Bank Funds

عوامی کھاتوں کا ڈھانچہ

Structure of Public Deposits

قرضہ جات کے طریقے

Modes of Lending

تمویل کے ذرائع اور سرمایہ کاری کے شعبہ جات

Modes of Financing and products of Investments

مخصوص مالیاتی اعمال

Specialized Financial Operations

(i) صنعتی بنکاری

Industrial Banking

(ii) زراعتی بنکاری

Agricultural Banking

(iii) تجارتی بنکاری

Trade Banking

(iv) کواپریٹو بنکاری

Co- Operative Banking

زری پالیسی اور مرکزی بنکاری

Monetary Policy and Central Banking

حکومت اور بنکوں کا اندرونی اور باہمی لین دین

Inter and Intra Govt and Bank's Transactions

قومی بچت سکیموں کی پالیسی

Policy of National Savings Schemes

انشورنس کی پالیسی

Insurance Policy

موجودہ اندرونی سودی قرضہ جات کی نسبت پالیسی

Policy Regarding Existing Internal Interest Based Debts

بیرونی سودی قرضہ جات کی نسبت پالیسی

Policy Regarding External Interest Based Debts

ٹیکس کے نظام میں تبدیلی

Change In Taxation System

## اسلامی نظام بنکاری کا ڈھانچہ

## Of Islamic System of Banking Structure

### (الف) بنک کے مالی وسائل کا ڈھانچہ

### Structure of Bank Funds

بنکوں کے مالی وسائل کا ڈھانچہ بالعموم درج ذیل ذرائع پر مشتمل ہوتا ہے۔

(ا) Paid-Up Share Capital:۔ اس میں Reserves اور Undistributed Profits (غیر تقسیم شدہ منافع) بھی شامل ہیں۔ جسے Bank Equity کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

(ب) پبلک ڈیپازٹس (Public Deposits)

(ج) سنٹرل بنک کی Borrowings اور Inter Bank Call Loans اور Deposits (بنکوں کے باہمی قرضہ جات اور امانتیں)

(د) بیرونی قرضہ جات (Foreign Loans) جو بین الاقوامی Agencies اور Banks سے لئے جاتے ہیں۔

(ا) اسلامی نظام بنکاری (Islamic Banking) کے تحت بنک فنڈز کے ڈھانچے

مجموعی طور پر یہی ذرائع برقرار رہیں گے مگر بیرونی مالیاتی اداروں کے سوا اوپر کے تینوں Contributories یعنی مالکان، کھاتہ داران اور مختلف بنکوں کے درمیان مقررہ شرح سود (Fixed Rate of Interest) کا غیر شرعی معاملہ کلیتاً ختم ہو جائے گا اور اس کے برعکس ان کی باہمی حیثیت کاروباری شرکاء (Financial Partners) کی ہو جائے گی اس شراکت کے تحت وہ (Legal Reserves, Cash Reserves, Compulsory Liquid Assets) وغیرہ نکال کر بنک کی جملہ سرمایہ کاری کے نفع و نقصان میں شریک ہوں گے۔

(۲) شرعی قاعدے کی رو سے ان میں نقصان کی تقسیم ان کے سرمایوں کے باہمی تناسب سے (Inproportion of Their Capital Contributions) ہوگی۔ مگر منافع کی شرح (Proportion of Profits) وہ اپنے سرمایوں کے تناسب سے مختلف اور کم و بیش بھی مقرر کر سکیں گے۔ اس کا انحصار شراکت اور کاروبار کے جملہ امور کو سامنے رکھ کر شرکاء کے باہمی معاہدہ (Mutual

Agreement) پر ہے' فقط سرمایہ کے تناسب پر نہیں۔ یہ اصول حدیث نبوی ﷺ پر مبنی ہے (ملاحظہ ہو' الھدایہ' بدائع الصنائع' الشرح الکبیر اور المغنی وغیرھا)

(۳) نئے غیر سودی نظام کے تحت تینوں کاروباری شرکاء کے درمیان شرح منافع کا تعین ان کی باہمی رضامندی سے StateBank کرے گا۔ تاہم ہم ایک تمثیلی تجویز پیش کئے دیتے ہیں۔

(i) بنک مالکان چونکہ اپنا سرمایہ کھاتہ داران کی طرح بنک سے باسانی نہیں نکلوا سکتے۔ ان کے لئے منافع کا تناسب زیادہ مقرر ہو سکتا ہے۔

(ii) Long Term Deposits والے کھاتہ داروں کے لئے دوسروں کے مقابلے میں Net Profit میں سے نسبتاً زیادہ تناسب مقرر کیا جا سکتا ہے۔

(iii) ہر قسم کے شرکاء (Partners) کی طرف سے موصول ہونے والے سرمایہ کی مقدار اور منافع (Profits Quantum of Funds) کا تعین اسی مروجہ طریقے کے مطابق Daily Product Basis پر ہوگا۔ جس سے موجودہ نظام میں فی الوقت سود کا تعین کیا جاتا ہے لہٰذا شرکاء کے حصص پر نفع و نقصان کے تعین میں عملاً کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی۔

(iv) موجودہ نظام میں بصورت نقصان خسارہ پہلے Reserves میں سے' بعد میں Paid-Up Capital سے' اس کے بعد Un-Paid Capital سے اور آخر میں Deposits سے پورا کیا جاتا ہے۔ مگر اسلامی نظام بنکاری میں یہ ترتیب نہیں ہوگی' بلکہ جملہ شرکاء بیک وقت اپنے اپنے سرمایہ کے تناسب سے خسارہ برداشت کریں گے۔

## (ب) عوامی کھاتوں کا ڈھانچہ

## Structure Of Public Deposits

موجودہ نظام کے تحت تمام اقسام کے ڈیپازٹ ایک Common Pool of Funds کے طور پر استعمال ہوتے ہیں مگر بنکوں کو اس سرمایہ سے حاصل ہونے والی جملہ سودی آمدنی کو کاغذات پر دو حصوں میں تقسیم کر لیا جاتا ہے۔

(۱) غیر سودی آمدنی Non Interest Income

(۲) سودی آمدنی Interest Income

سودی آمدنی مالکان (حصہ داران) کے لئے مختص کر دی گئی ہے اور غیر سودی آمدنی PLS Depositors کے لئے۔

مگر درحقیقت بنکوں کی آمدنی کے کم و بیش جملہ مصادر سودی (Interest Based) ہیں لہٰذا سودی اور غیر سودی آمدنی دو الگ عنوانات پر تقسیم کی جاتی ہے۔

ہمیں بنکوں کے نظام و سائل میں تبدیلی کے ساتھ ڈیپازٹس (Deposits) کا پورا ڈھانچہ بھی از سرنو تشکیل دینا ہے۔ اسلامی نظام بنکاری میں Bank Deposits کا Structure درج ذیل ہو گا۔

(i) Qarz-i-Hasan Deposit

(ii) Current Deposit

(iii) Term Investment Deposit

(iv) Partnership Deposit

(v) Foreign Currency Deposit

بنک کے مذکورہ بالا جملہ اکاؤنٹس غیر سودی ہوں گے کسی سطح پر بھی سودی اور غیر سودی کا امتیاز نہیں ہو گا۔ ان میں فرق کی تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

(i) Qarz-i-Hasan Deposit (Q. H. D)

(الف) یہ ڈیپازٹ کھاتہ داران کی طرف سے بنک کو بلا سود قرضہ تصور کیا جائے گا اس لئے وہ بنک کے نفع و نقصان میں شریک نہیں ہوں گے۔

(ب) Depositor کے مطالبہ پر بنک محصولہ رقم کی بلا اضافہ واپسی کا پابند ہو گا۔

(ج) Depositors کی حوصلہ افزائی کے لئے بنک وقتاً فوقتاً انہیں غیر معینہ بونس (Non-Fixed Bonus) اور انعامات (Prizes) دیں گے جو Cash اور Kind دونوں صورتوں میں ہو سکتے ہیں۔

یہ بونس دائن اور مدیون (Lender Borrower) کے درمیان طے شدہ شرائط میں شامل نہیں ہوں گے اور نہ ہی ان کی مقدار (Quantum) اور مدت (Period) کا کسی طرح بھی تعین ہو گا۔

( د ) کھاتہ داران کو مزید ترغیب دینے کے لئے انہیں بعض سرکاری واجبات (Fees Commissions) میں Exemptions اور Discounts بھی دیئے جاسکتے ہیں۔ یہ اقدامات Resource Mobilization کی نہایت گرانقدر بنیاد بن سکتے ہیں قرض حسنہ اکاؤنٹ کا تجربہ بنک ملی ایران میں غیر معمولی کامیابی کا باعث بنا ہے بلکہ Volume of Deposit کے لحاظ سے اس نے گزشتہ سودی اکاؤنٹس کے مقابلے میں بے مثال ریکارڈ قائم کیا ہے اس کے نتیجے میں بنک ملکی معیشت کی کئی بڑی بڑی پالیسیوں کے لئے گرانقدر قرضہ جات دینے کے قابل ہو گئے ہیں مستزاد یہ کہ اس کے باعث Bank Resources کی Total Costs میں بھی قابل قدر کمی واقع ہوئی ہے۔ یہ Instrument اسلامی نظام بنکاری میں بہت ہی نمایاں کردار کا حامل ہے۔

## (C. D) Current Deposit (ii)

یہ ڈیپازٹ کھاتہ داران کی طرف سے بنک کے پاس امانت ہوگا اسے Trust Money تصور کیا جاتا ہے یہ کھاتہ داران (Depositors) بھی بنک کی سرمایہ کاری کے نفع ونقصان میں شریک نہیں ہوں گے ۔ لہٰذا Bank Liquidation کی صورت میں انہیں بھی ترجیحی بنیادوں پر پوری رقوم کی واپسی لازمی ہوگی اور یہ بھی قرض حسنہ کے کھاتہ داران کی طرح کسی نقصان کے ذمہ دار نہیں ہوں گے ۔ یہ اکاؤنٹ بغیر تبدیلی کے حسب سابق قائم رہے گا۔ کیونکہ بنکوں کے Investment کے بدل جانے سے ساری آمدنی Income سود سے پاک اور حلال ہو جائے گی۔ اس لئے اس اکاؤنٹ کے حسب سابق برقرار رہنے میں کوئی مذائقہ نہیں۔ یہ امر واضح رہے کہ بنکوں کو مذکورہ بالا دونوں کھاتوں سے حاصل شدہ سرمایہ کو بھی Common Pool of Funds میں ڈالنے اور سرمایہ کاری کے لئے استعمال

میں لانے کا اذن اور اختیار حاصل ہو گا۔

(T.I.D) Term Investment Deposit (iii)

(الف) بنک ان Deposits کو مختار خاص Special Attorney کی حیثیت میں کھاتہ داروں سے وصول کرے گا اور ان کے نمائندے کے طور پر مختلف Projects میں Invest کرے گا۔

(ب) اس مقصد کے لئے Depositor کی طرف سے بنک کے حق میں ایک Letter of Authority یا Power of Attorney لکھا جائے گا جس کے ذریعہ بنک کو Depositors کی طرف سے فراہم کردہ سرمایہ کی Investment کا اختیار حاصل ہو جائے گا۔ اس پر بنک Depositors سے طے شدہ شرائط کے مطابق Attorney's Fee یا Depositors کے منافع میں سے مقررہ تناسب کے ساتھ ایک حصہ بطور Commission وصول کرے گا۔

(ج) چونکہ یہ Deposit بھی بنک کے کاروباری شراکت نہیں بلکہ وکالت، (Agency) ہے اس لئے بنک اصل Depositor کو سرمایہ کی حفاظت کی گارنٹی (Guarantee) بھی دے گا مگر کسی شرح منافع کا پیشگی تعین نہیں ہو گا۔

(د) ایسی سرمایہ کاری میں بنک کے اپنے سرمائے (Capital) کا شامل کیا جانا بھی ممنوع نہیں ہو گا اس صورت میں وہ اپنی محنت (Efforts) سرمایہ کے تناسب سے اپنا حصہ منافع (Share of Profits) الگ وصول کرے گا اور Depositors کے Behalf پر Operate کرنے کا حق الگ لے گا۔

(ہ) مذکورہ بالا Investment Deposits تین مختلف مدتوں (Terms) کے لئے ہوں گے۔

(i) (قلیل المیعاد) SHORT TERM DEPOSITS کم از کم تین ماہ کے لئے۔

(ii) (متوسط المیعاد) MEDIUM TERM DEPOSITS کم از کم چھ ماہ کے لئے۔

(iii) (طویل المیعاد) LONG TERM DEPOSITS کم از کم ایک سال کے لئے۔

(یہ صرف Short اور Long دو Terms کے لئے بھی ہو سکتے ہیں اور مدتیں بھی کم و بیش ہو سکتی ہیں) یہ مدتیں قابل تجدید Renewable ہوں گی۔

(ی) منافع کی شرح (Ratio of Profits) کا تعین سرمایہ کے تناسب (Amount of investment) اور سرمایہ کاری کی مدت (Duration of investment) کے حوالے سے ہوگا۔

(P. D) Partnership Deposit (iv)

یہ فی الواقع "کاروباری شراکت" (Business Partnership) کا اکاؤنٹ ہے جسے مشارکہ Profit and Loss Sharing یعنی P.L.S. بھی کہاجاتا ہے۔ اس صورت میں Depositors بنک کے ساتھ معاہدہ شراکت (Partnership Agreement) کرتے ہیں۔ جس کے ذریعے وہ بنک کے ساتھ نفع ونقصان میں شریک ہوجاتے ہیں نقصان (Loss) بنک اور (Depositors) کے لگائے گئے سرمائے کے باہمی تناسب یعنی Financial Participation کے مطابق Share کیا جائے گا۔ مگر نفع کے لئے شرح تناسب الگ ہوگی کیونکہ اس میں بنک کے سرمایہ اور اس کی شراکت کی مستقل نوعیت کے علاوہ بنک کی خدمات (Services) اور مختلف قسم کی محنتیں (Efforts) بھی شامل ہوتی ہیں۔ لہٰذا بنک کے حصہ داران (Equity Holders) کا تناسب منافع کھاتہ داران (Share Holders) کے تناسب منافع سے زیادہ ہوگا۔ منافع کا باہمی تناسب سٹیٹ بنک آف پاکستان کے ذریعے متعین کیا جائے گا' جسے جملہ شرکاء (Partners) کی رضامندی حاصل ہوگی۔

(F. C. D) Foreign Currency Deposit (v)

اس ڈیپازٹ کو بھی غیر سودی کردیا جائے گا۔ اور ان میں بھی

(T.I.D.) Term Investment Deposit اور

(P. L. S.) Partnership Deposit کی مذکورہ بالا دونوں صورتیں رکھی جائیں گی۔ تاکہ بیرون ملک ہم وطنوں کو بھی Foreign Currency میں جملہ Options میسر آسکیں۔

## (ج) قرضہ جات کے طریقے

## MODES OF LENDING

سودی نظام بنکاری میں بنکوں کی Financing Investment اور Income کا بیشتر حصہ مقررہ شرح سود کے ساتھ قرضہ جات (Loans) پر مشتمل ہوتا ہے اس لئے موجودہ بنکاری سب سے زیادہ سودی قرضہ جات Interest Based Lending کے نظام پر چل رہی ہے۔ بقیہ ذرائع تمویل مقابلتاً بہت کم استعمال ہوتے ہیں۔

اسلامی نظام بنکاری میں قرضہ جات بنکوں کا ذریعہ آمدنی Source of Income نہیں رہیں گے۔ بلکہ ضرورت مند افراد کی معاشی بہبود کی صورت میں انسانی اور معاشرتی خدمت کا ذریعہ بن جائیں گے۔

اسلامی نظام بنکاری میں قرضہ کلیتاً بلاسود (Interest-Free) ہوگا اس کی تین اقسام ہوں گی۔

(i) قرض حسنہ (Benevolent Loan)

(ii) قرض عام (Ordinary Loan)

(iii) قرض متقابل (Time Multiple Counter Loan)

## (i) قرض حسنہ (Benevolent Fund)

(ا) یہ صرف بہبودی اور ترحمی مقاصد (Welfare and Compassionate Purposes) کے لئے دیا جائے گا۔

(الف) قرض حسنہ پر نہ کوئی سود ہوگا اور نہ بالواسطہ یا بلاواسطہ اس کے عوض کوئی مالی معاوضہ یا منفعت حاصل کی جاسکے گی۔

(ب) بنک اصل قرضہ جات کی واپسی کو محفوظ کرنے کے لئے جہاں ممکن ہوگا ضروری

حد تک مختلف صورتوں میں مالی ضمانتیں (Financial Securities) لے سکیں گے۔ اس مقصد کے لئے قانونی طور پر معاہدہ ضمانت (Guaranteed Contract) ہو گا۔

(ج) بنک درج ذیل ذاتی ضروریات (Personal Needs) کے لئے قرض حسنہ (Benevolent Loan) کی سہولت فراہم کریں گے۔

## ذاتی ضروریات کے لئے قرض حسنہ کی سہولت

علاج کروانے، سائیکل خریدنے، تعلیمی مصارف برداشت کرنے، مکان کی مرمت کروانے، آفت زدگان کی بحالی اور چھوٹے پیمانے پر روزگار کی فراہمی وغیرہ ایسی ذاتی ضروریات کے لئے دس ہزار روپے سے بیس ہزار یا کم و بیش قرض حسنہ دیا جاسکے گا۔ یہ

Student Loan, House Repair Loan, Rehabilitation Loan, Self Employment Loan, Treatment Loan, Cycle Loan, Rain/ Flood Loan.

کہلائیں گے۔

حبیب بنک اپنے اوائل دور میں ضرورتمند دکانداروں اور دیگر چھوٹے کاروباری لوگوں کو پانچ ہزار (Rs.5,000) تک قرض حسنہ فراہم کرتا رہا ہے۔ بنک ان Services کو بہتر طریقے سے ادا کر کے اپنی Good-Will کی بنا پر Public کے زیادہ سے زیادہ "قرض حسنہ Deposits" حاصل کرسکتے ہیں یہ عمل خود "Mobilization of Funds" میں موثر کردار ادا کرے گا۔

(د) بنک حسب ضابطہ ان قرضہ جات کی واپسی کے لئے نہایت آسان قابل ادائیگی اقساط مقرر کریں گے۔

## (ii) قرض عام (Ordinary Lending)

قرض عام (Ordinary Lending) درج ذیل مقاصد کے لئے

Service Charges کی بنیاد پر دیا جاسکے گا۔

(۱) ذاتی ضروریات (Personal Needs)

(۲) پیداواری سرگرمیاں (Productive Activities)

## ذاتی ضروریات

ذاتی ضروریات میں درج ذیل امور شامل ہیں۔

(1) House Construction For Employees

(2) Purchase of Car For Employees

(3) Purchase of Motor Cycle For Employees

(4) Higher Education of Deserving Students For Employees Children etc.

## (۲) پیداواری سرگرمیاں (Productive Activities)

ان میں درج ذیل امور شامل ہیں

(۱) چھوٹے کسانوں (Farmers) کو جن کی اراضی زرعی اصلاحات Land Reforms کے قانون کے مطابق Subsistence Level کے برابر یا اس سے کم ہے۔ (Fertilizers Seeds) اور دیگر زراعتی Inputs کی خریداری کے لئے ایک خاص حد تک قرض عام فراہم کیا جاسکے گا۔ یہ Cash اور Kind دونوں صورتوں میں ہو سکتا ہے۔

(۲) چھوٹے کسانوں کو ہل چلانے والے مویشیوں (Plough Cattle) کی خریداری ڈیری فارمنگ (Dairy Farming) اور پولٹری فارمنگ (Poultry Farming) کے لئے دس ہزار روپے سے بیس پچیس ہزار روپے تک قرض عام دیا جاسکے گا۔

(۳) غیر آباد زمینوں کی کاشت (Cultivation) اور ترقی کے لئے چھوٹے کسانوں کو قرض عام دیا جاسکے گا۔

(۴) ٹریکٹروں کی خریداری، ٹیوب ویلوں کے لگانے، کنوؤں اور نالوں وغیرہ کی کھدائی اور چھوٹے سٹوریج تعمیر کرنے کے لئے بھی چھوٹے کسانوں کو قرض عام دیا جاسکے گا۔

(۵) متذکرہ تمام قرضہ جات بنکوں کے مختص کئے گئے فنڈز میں سے دیئے جاسکیں گے۔

(۶) اگر وہ ناکافی ہوں تو حکومت متذکرہ قرضہ جات کے Against بنکوں کو Subsidy فراہم کرے گی۔ یہ Subsidy "مضاربہ" کی شکل میں Normal Rate of Return کی بنا پر ہوگی یا "مشارکہ" کی شکل میں Profit and Loss Sharing کی بنا پر ہوگی۔

(۷) قرض عام پر بنک یا متعلقہ مالیاتی ادارہ حسب ضابطہ Service Charges وصول کرے گا۔ جو

Cost of Funds Expenditure of Bad Doubtful Assets

اور Income Tax وغیرہ نکال کر بقیہ سالانہ اصل اخراجات کی تقسیم سے متعین ہوں گے۔ اس کی شرح متعلقہ سال کے Actual Audited Expenses پر مبنی ہوگی۔ جو سٹیٹ بنک آف پاکستان مذکورہ بالا شرعی ضابطے کے مطابق Announce کرے گا۔ Service Charges ہر بنک اور ہر سال کے جدا جدا ہوں گے۔

(۸) قرض عام کی اقساط کے مقررہ معاہدہ کے مطابق ادا نہ کئے جانے پر مالی جرمانہ (Monetary Fine) ہوگا۔ اور بالکل عدم ادائیگی کی صورت میں بنک اپنا قرض مالی ضمانتوں (Financial Securities) کے ذریعے وصول کرے گا۔

## (iii) قرض متقابل (Time Multiple Counter Loan)

یہ قرض کی ایک ایجابی (Reciprocal) قسم ہے جسے چھوٹے تاجروں کے لئے محدود پیمانے پر ایک خاص Limit تک اپنایا جاسکتا ہے۔

(الف) اس قرض کی صورت یہ ہوگی کہ ایک تاجر (Trader) بنک سے ایک خاص عرصے کے لئے ایک قرضہ کی ڈیمانڈ کرتا ہے بنک اسے درج ذیل طریقے پر بلاسود قرضہ فراہم کرے گا۔

(ب) وہ تاجر اس بنک میں ایک طویل مدت کے لئے تھوڑی مگر متناسب رقم کا اکاونٹ کھلوائے گا مثلاً اس نے اگر ایک لاکھ روپے کا قرضہ تین ماہ کے لئے لیا ہے تو وہ ساتھ ہی دس ہزار روپے کا اکاونٹ تیس ماہ کے لئے کھلوائے گا اور بنک کے ساتھ یہ معاہدہ کرے گا کہ بنک اس رقم کو کاروبار میں لگائے اور جملہ منافع اس کی اجازت سے جب تک رقم بنک کے پاس رہے استعمال کرتا رہے۔

(ج) تاجر اپنا قرضہ حسب وعدہ بنک کو تین ماہ بعد بلا اضافہ لوٹا دے گا اور اس کی جمع شدہ رقم تیس ماہ تک حسب معاہدہ بنک کے استعمال میں رہے گی۔

(د) مذکورہ مدت پوری ہونے کے بعد اکاونٹ ہولڈر کو اپنی اصل رقم بلا اضافہ بنک سے نکلوانے کا اختیار ہو گا۔ گویا فریقین ایک دوسرے کو دی گئی رقوم پر کسی اضافے کے حقدار نہ ہوں گے۔ مگر دونوں دو الگ الگ مدتوں کے لیے ایک دوسرے کی رقوم سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔

(ہ) اس قرض پر بھی قانون کے مطابق بنک اپنی اصل رقم کی واپسی تک ضروری ضمانت (Security) رکھ سکتا ہے۔

اس کی سفارش اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی جون ۱۹۸۰ء میں "معیشت سے سود کے خاتمے کے حوالے سے" اپنی رپورٹ میں کی تھی۔

## تمویل اور سرمایہ کاری کے مختلف ذرائع اور شعبہ جات

Modes of Financing and Various Instruments of Investments.

اسلامی نظام بنکاری میں تمام سودی ذرائع تمویل (Interest Based Modes of Financing) بلا استثنیٰ ختم ہو جائیں گے اور ربو کی جگہ "بیع و شراء اور مالی شراکت"

Sale and Purchase and Financial Participation

کا نظام لے لے گا اس نظام میں بنکوں کی آمدنی (Income) کا زیادہ حصہ کاروباری شراکت اور سرمایہ کاری پر مبنی ہو گا۔

بعض "سود پسند" ذہنوں کا خیال ہے کہ "بنک صرف مقررہ شرح سود کے ساتھ قرضہ جات کا لین دین کر سکتے ہیں سرمایہ کاری بنک کے لئے ممکن نہیں۔ اس صورت میں بنک ایک "تجارتی فرم" بن جائے گا۔ بنک نہ رہے گا" یہ اصولی طور پر غلط اور مبنی بر بد نیتی ہے۔

(Pakistan Banking Companies Ordinance) ۱962ء کے Section 5 (B) میں "Banking" کی تعریف درج ذیل الفاظ میں کی گئی ہے۔

Banking means the accepting for the purpose of lending or investing of deposits of money from the public, repayable on demand or otherwise and with drawable by chequue, draft or order or otherwise

لہٰذا قانونی تعریف کے مطابق قرضہ جات کا لین دین اور سرمایہ کاری دونوں banking کا حصہ ہیں سرمایہ کاری (Investment) کو بنک کے لئے ناممکن قرار دینا خود "بنک" کے قانونی تصور سے انحراف ہے۔ سرمایہ کاری کا عمل بنک کے بنیادی فرائض اور قانونی کردار کا حصہ ہے۔ "Interest-Free Banking" کے لئے ہمیں رائج الوقت بینکنگ کی تعریف سے ہرگز کوئی انحراف نہیں کرنا پڑتا۔ اسلامی نظام بنکاری میں تمویل کے مختلف ذرائع درج ذیل ہیں۔

## (د) تمویل کے مختلف ذرائع (Modes Of Financing)

### (i) مشارکہ (Musharakah)

(Partnership on Profit and Loss Sharing)

یہ نفع و نقصان میں شراکت کی بنیاد پر کسی کاروبار میں باقاعدہ حصہ دار بننا ہے جس میں نقصان سرمائے کے تناسب سے متعین ہوتا ہے مگر نفع کا تناسب شراکت داروں

کے باہمی معاہدہ سے طے پاتا ہے جو سرمایہ کے تناسب سے مختلف بھی ہو سکتا ہے یہ ذریعہ جملہ پیداواری سرگرمیوں (Productive Activities) مثلاً Industry اور Agriculture وغیرہ' تجارتی سرگرمیوں (Commercial Activities) مثلاً Trade' Import' Export' Domestic اور دیگر بہت سی Transactions میں استعمال ہو سکے گا۔ جن کی تفصیلات آگے آئیں گی۔

### (ii) مضاربہ (Mudarabah)

(Project Financing on P.L.S)

اسے "Equity Participation" بھی کہتے ہیں۔ یہ کسی کاروبار یا پراجیکٹ میں ایک خاص مدت کے لئے نفع ونقصان میں شراکت کی بنیاد پر فقط رقم فراہم کرنا ہے یہ ذریعہ بھی بہت سی صنعتی زراعتی اور تجارتی مدات میں استعمال ہو سکے گا۔

### (iii) مرابحہ (Murabaha)

(Trade Financing or Purchase and Sale on Mark-up In Price)

اسے "بیع موجل" بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک معاہدہ بیع (Sale Agreement) ہے جس میں مال کی قیمت فروخت ادھار (Deferred Payment) کی بنیاد پر طے کی جاتی ہے۔ خواہ ادائیگی یک مشت (Lump-Sum) ہو یا اقساط (Instalments) میں۔ یہ ذریعہ بھی حسب ضرورت انڈسٹری اور ایگریکلچر میں (Requirements Current Input) کے لئے اور داخلی تجارت (Domestic Trade) اور درآمدات (Import) وغیرہ کے لئے استعمال ہو سکے گا۔

### (iv) اجارہ (Ijarah)

اسے "پٹہ داری" کہتے ہیں جو طویل المیعاد سرمایہ کاری (Long

(Term Investment) کے لئے صنعتی ممالک میں روز بروز مقبول ہو تا جارہا ہے اس کی دو اقسام ہیں۔

(i) مالی پٹہ داری (Finance Lease)

(ii) استعمالی پٹہ داری (Operating Lease) اس کی (Provision) پہلے ہی سٹیٹ بنک آف پاکستان اپنے ضابطوں میں کرچکا ہے۔

## (V) بیع بالاجارہ (Bai Bil Ijarah)

(Hire-Purchase)

یہ ذریعہ بھی Machinery, Equipment اور دیرپا استعمال کی اشیاء (Consumer Durables) کی خریداری کے لئے استعمال ہو سکتا ہے جس کا طریقہ درج ذیل ہو گا۔

(۱) بنک کی تمویل کے بعد متعلقہ Item کی ملکیت مشترکہ ہو گی۔

(۲) علاوہ ازیں بنک فریق ثانی سے گروی اور ضمانت بھی طلب کریں گے۔

(۳) بنک اپنے اصل سرمایہ کی واپسی کے علاوہ اس چیز کے متعین کرایہ (Net Rental Value) کا حصہ (Share) بھی وصول کرے گا۔ کرایہ کے تعین کے وقت فرسودگی (Depreciation) کی چھوٹ دی جائے گی اور یہ بھی دیکھا جائے گا کہ مجموعی سرمایہ میں بنک کے سرمائے کا تناسب کیا ہے۔

(۴) متذکرہ اشیاء کے بیمہ کے مصارف فریقین کے سرمایوں کے تناسب سے ادا ہوں گے۔ مگر اشیاء کی نگرانی اور مرمت وغیرہ کے اخراجات فریق ثانی (استفادہ کرنے والا) کے ذمہ ہوں گے۔

## (vi) اجرۃ (Ujrah)

(Service Charges)

یہ حق الخدمت کی صورت میں ذریعہ تمویل ہے جس میں بنک کو اپنا سرمایہ بلا اضافہ واپس ملنے کی مکمل گارنٹی ہو گی۔ حق الخدمت (Service Charges) کی

تفصیلات Modes of Lending کے باب میں پہلے گزر چکی ہیں۔ یہ ذریعہ Machinery کی لوکل MANUFACTURING کو FINANCE کرنے اور EXPORT کی بعض صورتوں میں استعمال ہو سکتا ہے۔ مزید براں جہاں S.L. پر مبنی مشارکہ یا مضاربہ ممکن العمل نہ ہوں۔ وہاں بھی یہ ذریعہ کار آمد ہے۔ مثلاً چھوٹے کسانوں کو AGRICULTURAL INPUTS کے لئے اس ذریعہ سے بنک فقط اپنے انتظامی اخراجات پورا کرنے کے مجاز ہوں گے۔ اس سے زائد نفع لینا کلیتاً ممنوع ہو گا۔ اس کا استعمال بھی نہایت محدود پیمانے پر مخصوص LIMIT تک ہونا چاہیے تاکہ بنکوں پر ناروا بوجھ نہ بنے۔

## حق الخدمت (SERVICE CHARGES) کے تعین کے لئے ایک تمثیلی CALCULATION SHEET درج ذیل ہے

| | | | |
|---|---|---|---|
| 1. | TOTAL EXPENDITURE<br>(AS PER AUDITED PLS A/C | | (RS. IN MILLION)<br>4,775 |
| 2. | LESS | | |
| (i) | RETURN ON DEPOSITS | : | 3,600 |
| (ii) | INCOME TAXATION | : | 50 |
| (iii) | BAD & DOUBT FULL<br>ASSETS | : | 25 |
| | TOTAL | : | 3,675 |
| 3. | ADMN EXPENDITURE (BY 1-2) | : | 1,100 |
| 4. | AVERAGE OF THE OPERATIVE<br>ASSETS AT THE BEGINNING END<br>OF THE YEAR | : | 32,000 |
| 5. | SERVICE CHARGES IN<br>PERCENTAGE 1100 x 100<br>32000 | : | 3.4 % |

اس میں مزید چھوٹ دے کر Charges مختلف Cases میں 3% سے %
2.5 تک بھی مقرر کئے جا سکتے ہیں۔

## (vii) عمومی شرح منافع پر سرمایہ کاری

(Investment ON Normal Rate Of Return)

اس ذریعہ کے تحت کسی بھی صنعت (INDUSTRY) یا کاروبار (BUSINESS) کو عمومی شرح منافع پر سرمایہ P. L. S کی بنیاد پر فراہم کیا جائے گا۔

(۱) ایک خصوصی سرکاری ایجنسی (Specialized Public Agency) بھر پور سروے اور تجربے کے بعد متعلقہ انڈسٹری یا کاروبار کے عمومی شرح منافع کا تعین کرے گی اور بنک اس RETURN کی یقین دہانی ASSURANCE پر سرمایہ لگائے گا۔

(۲) شرح منافع ہونے کی صورت میں "معاہدہ شراکت میں پہلے سے بیان کردہ شرائط کے مطابق" بنک کو Voluntarily زیادہ شرح منافع دے دیا جائے گا۔

(۳) اگر شرح منافع کم ہو جائے تو بنک اپنی Specialized Agency کے ذریعے پوری تحقیق کروائے گا اور اطمینان کے بعد وہ کم شرح منافع بھی قبول کرے گا۔

(۴) اس ذریعہ کا استعمال بھی چھوٹے تاجروں کاروباری لوگوں اور چھوٹی صنعتوں تک محدود ہو گا۔

## سرمایہ کاری کے مختلف شعبہ جات

Various Instruments Of Investments

اسلامی نظام بنکاری میں مذکورہ بالا جملہ ذرائع تمویل سے بالعموم اور مشارکہ اور مضاربہ سے بالخصوص خاطر خواہ INCOME کو جنم دے سکتے ہیں۔ مگر اب ہم ان کے علاوہ سرمایہ کاری کے چند اور شعبہ جات INSTRUMENTS OF INVESTMENTS کا بیان کرتے ہیں جن میں سے بعض موجودہ بنکاری میں معلوم

ومعروف ہیں اور بعض نئے ہیں ان کی Viability پر بھی بین الاقوامی ماہرین اقتصادیات اور بنکاروں کی آراء موجود ہیں ان شعبہ جات پر بنکوں کی سرمایہ کاری سے نہ صرف بنک بہت متمول ہوں گے بلکہ ان کے DEPOSITERS کی زندگیوں میں بالخصوص اور پوری قوم کی اقتصادی حالت میں بالعموم مثبت انقلاب اور خود کفالتی نظام کی راہ ہموار ہو سکتی ہے وہ شعبہ جات INSTRUMENTS درج ذیل ہیں۔

## (viii) خصوصی مضاربہ Special Mudarabas

بنک اپنی سرمایہ کاری سے خصوصی مضاربات تشکیل دیں۔ مثلاً

(i) REAL ESTATE MUDARABAS

(ii) AIR CRAFT (FINANCING) MUDARABAS

(iii) SHIP/TANKER FINANCING MUDARABAS

اور اس طرح کئی اور PRODUCTS کے لئے مزید مضاربات FLOAT کئے جا سکتے ہیں ان میں دیگر Financers کو بھی Mudaraba Certificates خریدنے کی اجازت دی جا سکتی ہے اور عوام میں بھی بنکوں اور بلاسود سکیموں کے ذریعے SPECIAL MUDARABA SHARES CERTIFICATES رائج کر کے ان سے جمع ہونے والی رقم ان پر لگ سکتی ہے۔ منافع طے شدہ تناسب سے سب میں تقسیم ہوگا۔ یہ اقدامات ملک میں صنعتی اور عوام میں معاشی انقلاب کی طرف اچھی پیش رفت ہوگی۔

## (ix) پٹے داری بذریعہ نیلام کاری

صنعتی میدان میں یہ ذریعہ Long Term اور Term Medium سرمایہ کاری کے لئے بہت ہی موثر کردار ادا کر سکتا ہے۔

(ا) اس کے لئے مختلف کمرشل بینک طویل المیعاد سرمایہ کاری کرنے والے اداروں کے ساتھ مل کر CONSORTIUM تشکیل دیں گے۔ جس کے تحت تمام تفصیلات سمیت صنعتی پراجیکٹ پیش کریں گے۔ اور ان کے لئے مطلوبہ PLANT اور MACHINERY فراہم کرنے کے ذمہ داری ہوں گے پھر ان کے خریداری کے

لئے BIDS طلب کریں گے۔ CONSORTIUM معقول شرح منافع شامل کر کے PLANT اور MACHINERY کی قیمت مقرر کرے گا۔ اور وہ نیلامی کے قانون اور مروجہ ضابطوں کے مطابق PROJECT فروخت کرے گا۔

(۴) خریدے گئے پراجیکٹ کی قیمت اقساط (INSTALMENTS) میں بھی مخصوص عرصے کے اندر ادا کی جاسکے گی۔ یہ ذریعہ بھی PAKISTAN BANKING COUNCIL اور دیگر مالیاتی اداروں کے ماہرین کا منظور شدہ ہے۔

## INTER BANK JOINT PROJECTS

## INTESTMENTS

بینکوں کو سرمایہ کاری کے لئے یہ شعبہ پہلے سے قدرے مختلف ہے۔ اس میں پراجیکٹ CONSORTIUM کی طرف سے تھا اور کسی بھی ایک HIGHEST BIDDER کو مناسب منافع پر فروخت کردینے کا منصوبہ تھا مگر اس میں پراجیکٹ کی FINANCING کوئی دو یا زائد بینک مل کر کریں گے اس میں وہ کسی اور INVESTOR کو بھی شامل کرسکیں گے۔ PROJECT انہی کی مشترکہ ملکیت ہوگا۔ بعد ازاں انہیں مقررہ ضابطوں کے مطابق چلانے یا فروخت کا اختیار بھی حاصل ہوگا۔ یہ ذریعہ AGRICULTURE, INDUSTRY اور TRADE کے جملہ شعبہ جات میں قابل عمل ہیں۔

## (xi) بنکوں کی قلیل المیعاد مشترکہ سرمایہ کاری

PROMOTION OF SHORT TERM INTER BANK MARKET

اس سے مراد ملکی بینکوں کی مشترکہ سرمایہ کاری سے کسی بھی جگہ قلیل المیعاد مارکیٹ کا قیام ہے۔

## (xii) بین الاقوامی اسلامی مالیاتی مارکیٹ

PROMOTION OF INTERNATIONAL ISLAMIC FINANCIAL MARKET

اس سے مراد عالم اسلام کی سطح پر اسلامی دنیا کے بینکوں کی مشترکہ تمویل (Joint Financing) سے مالیاتی مارکیٹ (FINANCIAL MARKET) کا قیام ہے۔

(۱) اس سے مسلم دنیا کا بین الاقوامی سطح پر اپنا Consortium یا Islamic Monetary Fund (I. M. F.) وجود میں آ سکتا ہے۔ اس کی ابتداء ان درجنوں غیر سودی بینکوں اور مالیاتی اداروں کے تعاون سے ہو سکتی ہے۔ جو گزشتہ دس بارہ سال سے کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔ اور جن کی CREDIBILITY عملاً ثابت ہو چکی ہے۔

(۲) اس کے ذریعے مسلم ممالک مغربی دنیا کے سودی قرضہ جات کی لعنت سے چھٹکارا حاصل کرنے کی طرف عملاً پیش رفت کر سکتے ہیں۔

(۳) یہ اقدام مسلم دنیا کے اندر عظیم صنعتی زراعتی اور اقتصادی انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔

(۴) یہ شعبہ اسلامی بینکاری کو خاصا استحکام اور فروغ دے سکتا ہے۔

## (xiii) بین الاقوامی مضاربہ سنڈیکیٹ

ESTABLISHMENT OF INTERNATIONAL MUDARABA SYNDICATION

سرمایہ کاری کا یہ شعبہ بھی بین الاقوامی سطح پر مستحکم کمرشل بینکوں، ترجیحا اسلامی و دیگر حکومتوں اور پرائیویٹ FINANCIERS کی مشترکہ FINANCING سے وجود میں آ سکتا ہے۔ اس کے لئے بین الاقوامی اور خاص طور پر مسلم امہ اور تیسری دنیا کی ضروریات کو سامنے رکھ کر بڑے بڑے PROJECTS کے لئے بین الاقوامی مضاربات جاری کئے جائیں گے۔ ان کا طریق بھی وہی ہو گا جو MUDARABA FLOATAIONS میں اپنایا جاتا ہے۔ یہ ذریعہ بھی بینکوں کے مالی استحکام کے علاوہ مسلم دنیا میں صنعتی انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہو گا۔

## بین الاقوامی مضاربہ سرٹیفکیٹ

INTERNATIONAL MUDARABA (TERM) CERTIFICATES

(۱) پبلک کو مختلف مقررہ مدتوں (SPECIFIED TERMS) کے لئے بین الاقوامی سرمایہ کاری میں مشارکہ / مضاربہ کے طور پر شریک ہونے کے لئے بینکوں سے مخصوص سرٹیفکیٹ خریدنے کی اجازت ہوگی۔ اس ذریعے سے بھی چھوٹی یا بڑی بچتوں (SAVINGS) والے لوگوں کی معاشی خوشحالی کی راہ ہموار ہوگی۔ اور بینک کے لئے FUNDS MOBILISATION کے کئی راستے کھلیں گے۔

(۲) ان کے لئے شرح منافع کا تعین بھی مقررہ ضابطوں کے مطابق ہوگا۔

(۳) ایسی جملہ سکیموں میں اصل زر کی حفاظت کی ضمانت حکومت THIRD PARTY کے طور پر دے سکتی ہے۔ تاکہ عوام کا اعتماد بحال رہے۔

## مخصوص مالیاتی اعمال

(SPECIALIZED FINANCIAL OPRATIONS)

ان میں BANKING کی درج ذیل اقسام آتی ہیں

(i) صنعتی بینکاری (INDUSTRIAL. BANKING)

(ii) زرعی بینکاری (AGRICULTURAL BANKING)

(iii) تجارتی بینکاری (TRADE BANKING)

(iv) کوآپریٹو بینکاری (CO-OPERATIVE BANKING)

### (i) صنعتی بینکاری (Industrial Banking)

صنعتی میدان میں تمویل (FINANCING) بنیادی طور پر درج ذیل مقاصد کے لئے درکار ہوتی ہے۔

(الف) MACHINERY, BUILDING اور دوسرے FIXED ASSETS

(ب) LABOUR, RAW-MATERIALS اور دوسری WORKING

CAPITAL REQUIREMENT

(ج) تیار شدہ سامان کے لئے MARKETING CREDIT

(الف) کے لئے FIXED INVESTMENT درکار ہوتی ہے جبکہ (ب) اور (ج) کے لئے SHORT TERM WORKING CAPITAL FINANCING کی ضرورت ہوتی ہے۔

(i) بنک اس وقت بھی کسی انڈسٹری کو FINANCING سے پہلے بھرپور تحقیقات کرتے ہیں اور اس پراجیکٹ کی FEASIBILITY اور VIABILITY پر سو فیصد اطمینان کے بعد اس کے لئے قرضہ دیتے ہیں جس میں نقصان کا وقوع ایک فیصد بھی مشکل سے ہوتا ہے یہی صورتحال اسلامی نظام بینکاری میں برقرار رہے گی بلکہ پہلے سے بھی زیادہ سخت تحقیقات کرنا ہوگی اور FINANCING کے عمل کو سیاسی اور حکومتی دباؤ سے مکمل طور پر آزاد کرنا ہوگا۔

(ii) پراجیکٹ کی VIABILITY اور اسکے شرح منافع (RATE OF PROFIT) کا بھرپور اندازہ کرنے کے بعد بنک اپنا سرمایہ قرضہ (LOAN) کی بجائے EQUITY یعنی SHARE CAPITAL کی صورت میں فراہم کرے گا۔

(iii) نفع میں بنک کا تناسب Cestation Period میں ملحوظ Lack of return رکھ کر مقرر کیا جائے گا۔

(iv) بنک کے کاروباری نفع و نقصان میں خود شریک ہو جانے کے باعث VENTURE INDUSTRIAL کی UNDER CAPITALIZATION اور دیگر EXPLOITATIONS کو بھی ناممکن بنا دیا جائے گا۔

(v) (ب) اور (ج) کی مدات کے لئے اس وقت DEMAND LOANS، OVER DRAFT FACILITY، CASH CREDIT اور DISCOUNTING OF BILL OF EXCHANGE کے طریقے اپنائے جاتے ہیں۔ اسلامی بینکاری میں یہ سب طریقے برقرار رہیں گے مگر ان کی حیثیت LOANS کے بجائے 'نفع و نقصان میں شراکت AGREED

PROFIT and LOSS SHARING میں بدل جائے گی اور ان کا حساب DAILY PRODUCT BASIS پر ہوگا۔

(vi) اگر ایک فرم/انڈسٹری CURRENTLY کم شرح منافع دے رہی ہے مگر جلد ہی اس کی شرح منافع بڑھ جانے کے امکانات ہیں تو بنک اس میں شراکتی تمویل اس صورت میں کرے گا جب انڈسٹری اسے تناسب سرمایہ کے حساب سے زیادہ شرح منافع دینے پر آمادہ ہو اور شروع سے بہتر منافع دینے والی انڈسٹری میں تناسب نفع جداگانہ اصول سے طے پائے گا۔

(vii) جہاں تک BILLS OF EXCHANGE کا تعلق ہے۔ بینک یہ سروس COMMISSION BASIS پر انجام دے گا۔ COMMISSION کا تناسب بل کی AMOUNT پر مبنی ہوگا عرصہ ادائیگی (PERIOD OF PAYMENT) پر نہیں۔ اس مقصد کے لئے رقوم کا وصول کنندہ (DRAWER) بنک کے ساتھ دو قسم کے الگ معاہدے کرے گا۔

ایک بنک کو مقررہ تاریخ پر رقم وصول کرنے کے لئے اپنا AGENT مقرر کرنے کا معاہدہ دوسرا بل کی VALUE کے برابر قرض وصول کرنے کا معاہدہ۔

(viii) بنک کا کمیشن Advance ادا کیا جائے گا اور قرضہ بلاسود ہوگا۔

(ix) بعض معاملات میں جہاں فرموں کے ساتھ یہ طریقہ تمویل ممکن نہ ہو وہاں NORMAL RATE OF RETURN پر بنک کی سرمایہ کاری (INVESTMENT) کی شکل میں بھی تمویل (FINANCING) ہو سکتی ہے۔

(x) اس طرح بعض معاملات میں اس قسم کی FINANCING بیع موجل یعنی مراجعہ (PROJECT FINANCING ON MARK UP IN PRICE) کے طریق پر بھی ہو سکتی ہے۔

ایک مخصوص Business Concern میں شراکتی تمویل کی بنا پر بینک کے فراہم کردہ سرمایہ کے بعد منافع کی باہمی تقسیم کا تمثیلی چارٹ

| Sr No. | Type of Finance | Amount Rs (Millions) | Period | Weight | Product | Ratio | Share of Profit - |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1. | Share Holder's Equity | 7.0 | 1 Year | 3.0 | 21.0 | 344 | 6.9 |
| 2. | Bank Provided Equity | 3.0 | 1 Year | 2.5 | 7.5 | .123 | 2.5 |
| 3. | Bank Provided Long Term Finance | 8.0 | 1 Year | 2.0 | 16.0 | .262 | 5.2 |
| 4. | Band Provided Medium Term Finance | 12.0 | 1 Year | 1.5 | 10.5 | .172 | 3.4 |
| 5. | Bank Provided Short Term Finance | | 5 Year | 1.0 | 6.0 | .098 | 2.0 |

**(Chart Prepared by *Dr. Ghulam Qadir*)**

نوٹ:۔

TAXATION کے موجودہ نظام کے باعث چونکہ BUSINESS میں ACTUAL PROFIT and LOSS ظاہر نہیں کیا جاتا۔ اور DOUBLE BOOKS SYSTEM کے رواج پذیر ہونے کی وجہ سے بنکوں کو شراکتی سرمایہ کاری کے لئے صحیح تحفظات اور تمسکات میسر نہیں ہوں گے۔ اس سوال کے جواب کے لئے الگ عنوان قائم کیا گیا ہے۔ اس کے تحت اس مسئلے کے حل کی نشاندہی بھی کی جائے گی۔

بنکاری کے موجودہ سودی نظام میں بنکوں اور دیگر مالیاتی اداروں کے کھربوں روپے سرمایہ داروں کی طرف قرضوں کی شکل میں پھنسے پڑے ہیں۔ انہیں وہاں سے معینہ شرح سود کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ اسی طرح ملک کے کئی بنک اور مالیاتی ادارے بحران کا شکار بھی ہوئے ہیں۔ دوسری طرف ان لاکھوں خاندانوں کو جو کہ بنکوں کے Depositors ہیں اور جن کا سرمایہ ملوں اور کارخانوں میں استعمال ہو رہا ہے سوائے ۸% سود کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ اسلامی بینکنگ کے ذریعے قومی معیشت سے استحصال اور ارتکاز زر کا ظالمانہ نظام خود بخود ختم ہو جائے گا۔ اور گردش دولت کا نظام بحال ہو گا۔

کیونکہ اسلامی نظام بنکاری میں بنک کا سرمایہ سودی قرض کے طور پر استعمال نہیں ہوگا بلکہ اس سرمایہ (CAPITAL) کے ذریعے بنک خود شریک کاروبار ہوں گے۔ اور وہ معینہ شرح سود لینے کی بجائے بالعموم اپنے سرمایہ کے تناسب سے انڈسٹری / بزنس سے پورا پورا نفع وصول کریں گے جبکہ INDUSTRIALIST کو اس کے تناسب سرمایہ و محنت سے نفع کا حصہ ملے گا۔ یوں بنک کی INCOME پہلے سے کئی گنا زیادہ ہو جائے گی۔ اب بنک اپنے منافع کو طے شدہ ضابطے کے مطابق اپنے اور کھاتہ داروں (DEPOSITORS) کے درمیان تقسیم کرے گا۔ نتیجتاً ان لاکھوں خاندانوں کو جو اپنے DEPOSITS کے عوض ہمیشہ تھوڑا سا سود لیتے رہے ہیں، پہلے سے کہیں زیادہ منافع ملے گا جو ان کی معاشی خوشحالی کا ضامن ہوگا اور یوں معاشرے میں گردش دولت کے نظام کی بحالی ہوگی۔ یہ تو فقط INDUSTRY کے حوالے سے گردش دولت کی بات کی گئی ہے اسی طرح مذکورہ بالا جس قدر ذرائع تمویل اور شعبہ جات سرمایہ کاری بیان کئے گئے ہیں۔ بنک جہاں جہاں سے بھی DEPOSITORS کے سرمایہ کے عوض جو کچھ کمائے گا DEPOSITORS ان منافع میں شریک ہوں گے۔

## (ii) زرعی بینکاری Agricultural Banking

زرعی تمویل کے دو بنیادی COMPONENTS ہیں۔

(الف) قلیل المیعاد پیداواری تمویل

SHORT TERM PRODUCTION FINANCING

(ب) وسطی / طویل المیعاد تمویل

MEDIUM TERM PRODUCTION FINANCING

الف کی قسم میں زرعی پیداواری تمویل آتی ہے جو FERTILIZERS, SEEDS, PESTICIDES اور دوسرے مطلوبہ INPUTS کے لئے درکار ہوتی ہے۔

اس کا ایک ذریعہ تو ہم نے قرض عام (ORDINARY LOAN) کی شکل میں جو SERVICE CHARGES کے ساتھ دیا جاتا ہے۔ پہلے ہی بیان کردیا ہے۔

(۲) دوسری شکل بنک کی شراکت تمویل (FINANCIAL PARTICIPATION) بھی ہے جس میں تقسیم منفع فقط اضافی آمدنی (Increased Income) میں ہوگی۔

مثلاً---- اگر بنک کی تمویل Financing سے قبل گندم کی پیداوار ۸ من فی ایکڑ تھی اور تمویل کے بعد بڑھ کر ۱۸ من فی ایکڑ ہوگئی تو تقسیم منافع MARKET PRICE کے حساب سے صرف اوپر کے "۱۰ من فی ایکڑ" میں ہوگی۔

(۳) اگر مقامی محکمہ زراعت کے پاس ضروری اعداد و شمار نہ ہوں تو بنک اپنی نگرانی میں ایک معینہ خطہ اراضی پر بنک کی فراہم کردہ IMPROVED TECHNOLOGY کے بغیر کاشت کرواکر صحیح اعداد و شمار حاصل کرسکتے ہیں اور بقیہ کے لئے PRE-INPUT PRODUCTION اور POST-INPUT PRODUCTION کا تخمینہ اوسطاً فرق نکالا جاسکتا ہے۔

(۴) جہاں تک قسم (ب) یعنی تمویل کا تعلق ہے، یہ مشینری وغیرہ کی خریداری کے لئے مطلوب ہوتی ہے۔ اس کے لئے متذکرہ قرض عام (Ordinary Loan) اور مرابحہ SALE WITH MARK UP IN PRICE دونوں میں سے کوئی طریق اپنایا جاسکتا ہے۔

(۵) یہ بھی ممکن ہے کہ بنک وہ آلات اور مشینری خرید کر کسان کو دے دے اور کسان بنک کو بلاسود اقساط ادا کرتا رہے اور قیمت کی مکمل ادائیگی تک مشینری کے استعمال پر مقررہ کرایہ (FIXED RENT) بھی دیتا رہے۔ اس طرح شرح کرایہ اپنی ادائیگی کے ساتھ ساتھ کم بھی ہوتی چلی جائے گی۔ یوں پوری ادائیگی کے بعد کسان اس کا مالک بن جائے گا۔

(۶) اس وسطی طویل المیعاد تمویل کو جو پیداواری اور ترقیاتی مقاصد کے لئے ہوگی شراکتی بنیاد (PARTNERSHIP BASIS) پر بھی ممکن بنایا جاسکتا ہے مگر بنک کے

نفع کا تناسب GESTATION PERIOD میں LACK OF INCOME کی وجہ سے زیادہ رکھا جائے گا۔

(۷) اس قسم میں CATTLE BREEDING, DAIRY, POULTRY اور دیگر زراعت سے متعلقہ (AGRICULTURE RELATED) کئی امور آجاتے ہیں۔ ان کا ذکر بھی قرض عام کے ذریعہ تمویل کے تحت ہو چکا ہے۔ تاہم مذکورہ بالا دیگر ذرائع بھی ان کے لئے لائق استعمال ہو سکتے ہیں۔

## (iii) تجارتی بنکاری (Trade Banking)

اس کے دو دائرے ہیں

1-In Land Trade Banking

یہ Domestic Trade ہے

2-Foreign Trade Banking

یہ International Trade ہے جو Export اور Import سے متعلق ہے۔

پہلی قسم میں بنک کی درج ذیل خدمات (Services) درکار ہوتی ہیں جو Buyers کے چیک کو Process کرنے اور Buyer اور seller کے اکاؤنٹس کو Debiting اور Crediting کے ذریعے Settle کرنے سے متعلق ہیں۔ ان کی عام طور پر یہ شکلیں ہوتی ہیں۔

(i) Collection of cheques and Bills

(ii) Remittance Facilities

جو Telegraphic Transfers, Mail Transfers اور Draft Bank کی شکلوں میں ہوتی ہیں۔

(iii) Bank Guaranties etc.

یہ تمام خدمات پہلے ہی بنک یا بنک Charges یا Commissions کی بنیاد پر انجام دی جاتی ہیں۔ ان میں سود کا کوئی دخل نہیں۔ یہ Services اسی

طرح برقرار رہیں گی۔

صرف Bills Documentary کو Discount یا Purchase کرنے کا عمل اصلاح طلب ہے۔ یا اس کی جگہ دوسرے Instruments سے کام لیا جائے۔ اور اگر انہیں Discount کرنا ہی ہو تو بنک P. L. S کی بنیاد پر درج ذیل امور کے تناسب سے حاصل شدہ نفع میں سے حصہ لے گا۔

۱۔ کتنی مدت کے لئے بنک کا سرمایہ استعمال ہوا؟

۲۔ بنک کا کس قدر سرمایہ استعمال ہوا؟

اس کے لئے بنک اور کھاتہ دار کے درمیان ایک معاہدہ طے پا جائے گا

دوسری قسم میں Import اور Export سے متعلق بالعموم درج ذیل معاملات آتے ہیں۔

(i) Sales Contract جو کہ Exporter اور Importer کے درمیان منعقد ہوتا ہے۔

(ii) Bill Of Exchange جو کہ Seller کی طرف سے Payment کے لئے تحریری Demand ہوتی ہے۔

(iii) Bills Of Loading یہ Shipment کی رسید اور Title Document ہوتا ہے اس کے ذریعے Exporter یا Bank متعلقہ سامان کا Title اپنے پاس اس وقت تک رکھتا ہے جب تک Importer مطلوبہ رقم ادا نہ کرے یا ادائیگی کا ذمہ نہ لے لے۔

(iv) Letter of Credit: اسے (L/C) کہتے ہیں۔ یہ ایک تحریری دستاویز ہے جو Importer یا Buyer کا بنک اس کی درخواست پر Exporter یا Seller کو اس کے طے شدہ بل کی ادائیگی کا ذمہ لینے کے لئے جاری کرتا ہے۔

مذکورہ بالا تمام امور کی انجام دہی میں بینک کی حیثیت فقط Agent کی ہوتی ہے۔ ان خدمات کی انجام دہی پر بنک اپنی Fee Commission یا

وصول کرتے ہیں۔ اس عمل میں بھی سود کی Service charges Involvement نہیں ہے۔

(v) عام طور پر Importer، اپنی L / C کے ساتھ 100% مطلوبہ رقم جمع نہیں کرواتے۔ کچھ حصہ Deposit کرواتے ہیں۔ اس صورت میں بنک Importer کے لئے Creditor بن جاتا ہے۔ اور Importer کی طرف سے تمام رقوم کی ادائیگی تک بنک کی رقم قرض شمار ہوتی ہے۔ اس کے دو حل ہیں۔

ا۔ بنک اس قرض کو بلا سود قرض عام (Ordinary Loan) تصور کرے اور اپنی جملہ خدمات کے Charges وصول کرے۔

ب۔ دوسری صورت میں بنک Importer مال کا مالک ہو اور مرابعہ (بیع موجل) کی صورت میں جسے جدید اصطلاح میں Sales of Goods On Mark-Up کہتے ہیں. Importer مطلوبہ رقم Lump Sum یا In Price Instalments میں دونوں طریقوں سے ادا کر سکتا ہے۔ صرف شرط یہ ہے کہ مذکورہ بالا شرعی طریقہ باقاعدہ عمل میں لایا جائے جس میں کوئی دشواری نہیں۔ اسے محض موجودہ طریق کے مطابق کاغذی کاروائی نہ رکھا جائے۔

## iv کوآپریٹو بینکاری

(CO-OPERATIVE BANKING)

کوآپریٹو بینکاری کا نظام کمرشل ایگریکلچرل اور انڈسٹریل بینکاری سے قدرے مختلف ہے۔ اس میں کسان (Farmers) یا دیگر ممبران کوآپریٹو سوسائٹی اپنی اپنی سوسائٹی سے قرض (Loan) لیتے ہیں۔ سوسائٹی اپنے PROVINCIAL CO-OPERATIVE BANK سے قرض لیتی ہے۔ وہ FEDERAL BANK FOR CO-OPERATIVES سے قرض لیتے ہیں جو بالآخر STATE BANK OF PAKISTAN سے قرض لیتا ہے یہ تمام قرضہ جات سود در سود پر مبنی ہوتے ہیں۔

(ا) اسلامی نظام بینکاری میں نظام کا تسلسل اسی طرح برقرار رہے گا مگر

(BORROWER) (کسان) اپنی CO-OPERTAIVE SOCIETY سے حاصل کردہ سرمایہ بطور قرض نہیں بلکہ بطور شراکت (PARTICIPATION) وصول کرے گا۔ اور سوسائٹی کسان یا اپنے ممبر (MEMBER) کے ساتھ نفع و نقصان میں شریک ہو جائے گی۔ اس طرح سوسائٹی PROVINCIAL CO - OPERATIVE BANK سے حاصل کردہ سرمایہ کی نسبت سے اسے اپنے نفع و نقصان میں شریک کرلے گی۔ صوبائی بنک وفاقی کو آپریٹو بنک اور وہ سٹیٹ بنک آف پاکستان کو P/L میں شریک کرے گا۔

(ب) مقامی سوسائٹی سے لے کر سٹیٹ بنک تک ہر ایک کا تناسب نفع باہمی معاہدہ میں طے ہو جائے گا اور نقصان حسب ضابطہ تناسب سرمایہ کے حساب سے ہو گا۔

(ج) اندریں صورت سوسائٹی بربنائے شراکت معاملات کی نگرانی اور چیکنگ بھی رکھے گی۔

(د) بقیہ تمام معاملات حسب سابق چلیں گے۔

(ہ) بعض معاملات میں Cash کی فراہمی کی بجائے Goods کی فراہمی بصورت مرابحہ (بیع موجل) بھی ہو سکتی ہے۔

(ی) بعض معاملات کے لئے سرمایہ قرض عام (Ordinary Loan) کے طور پر بھی فراہم ہو سکتا ہے۔ جس پر Service Charges وصول کئے جائیں گے۔

## جملہ مخصوص مالیاتی ادارے

(SPECIALIZED FINANCIAL INSTITUTIONS)

مخصوص مالیاتی ادارے بھی مذکورہ بالا اصول کے مطابق تبدیلی لانے کے ساتھ خود بخود غیر سودی OPERTATIONS میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

(1) PAKISTAN INDUSTRIAL CREDIT and INVESTMENT CORPORATION - PICIC

(2) INDUSTRIAL DEVELOPMENT BANK OF PAKISTAN - IDBP

(3) NATIONAL DEVELOPMENT FINANCE CORPORATION-NDFC

(4) AGRICULTURAL DEVELOPMENT BANK OF PAKISTAN -ADBP

اور دیگر مالیاتی ادارے سب غیر سودی بنیادوں پر مذکورہ بالا ذرائع تمویل اور ذرائع سرمایہ کاری کو اپنائیں گے۔ جس میں غالب ذرائع

LEASING, JOINT INVESTMENT, MUDARABA, MUSHARAKA, HIRE-PURCHASE, INVESTMENT, AUCTIONING,

اور MURABAHA وغیرہ کے ہوں گے۔ جملہ ادارے ان ضوابط کے مطابق اپنے OPERATION جاری رکھیں گے اور ضروری SURETIES اور SECURITIES بھی لے سکیں گے۔

## زری پالیسی اور مرکزی بینکاری

## MONETARY POLICY and CENTRAL BANKING

سٹیٹ بنک آف پاکستان STATE BANK OF PAKISTAN کو ملک کے مرکزی بینک کی حیثیت حاصل ہے۔ اس حیثیت سے اسے ہر اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ملک میں نظام زر اور بینکنگ کی پالیسیوں (MONETARY AND BANKING POLICIES) کو کنٹرول کرے۔ اور وقتاً فوقتاً اس سلسلے میں بینکوں کو ہدایات جاری کرے۔ "اسلامی نظام بینکاری" میں زری پالیسی اور مرکزی بینکنگ (CENTRAL BANKING) کے نظام میں بھی ہرگز کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی۔ مذکورہ پالیسی بالعموم درج ذیل امور پر مشتمل ہوتی ہے۔

1- RESERVE RATIO

2- LIQUIDITY RATIO

3- SELECTIVE CREDIT CONTROL

4- MORAL SUASION

5- BANK RATE CONTROL

6- MANDATORY TARGETS FOR COMMERCIAL BANKS

7- LENDING and INVESTMENT OPERATION CONTROLS

8- ISSUANCE OF FINANCIAL DIRECTIONS

9- FINANCIAL ASSISTANCE TO COMMERCIAL BANKS AND INSTITUTIONS

10- OPEN MARKET OPERATIONS

11- BANKER TO GOVT. and OTHER BANKS

12- ROLE AS BANK OF ISSUE

13- MISCELLANEOUS DOMESTIC TRANSACTIONS

14- INTERNATIONAL FINANCIAL DEALINGS

اب ہم شق وار مذکورہ مسائل کا اسلامی حل پیش کرتے ہیں۔

## RESERVE RATIO (i)

1- BANKING COMPANIES ORD، 1962ء کے سیکشن ۲۹ (ا) کے تحت تمام بنک اس امر کے پابند ہوتے ہیں کہ وہ اپنی جملہ DEMANDS اور LIABILITIES کا کم از کم ۵% ۳ پاکستان میں محفوظ کرائیں۔ یہ CASH (زر نقد) GOLD (سونا) اور APPROVED UNENCUMBERED SECURITIES (غیر زیر بار منظور شدہ ضمانتوں) کی تینوں شکل میں ہوتا ہے۔

2- کل RESERVE کا ۵% حصہ زر نقد (CASH) کی صورت میں ہونا ضروری ہے۔ جو سٹیٹ بنک کے پاس جمع کرایا جاتا ہے۔

3- موجودہ بینکاری نظام میں بھی اس RESERVE CASH پر کوئی سود نہیں ہے۔ سود صرف اس وقت INVOLVE ہوتا ہے۔ جب اس میں کمی واقع ہو جائے۔

4۔ اسلامی نظام بینکاری میں بھی یہ سلسلہ برقرار رہے گا۔ مگر کسی کمی کی صورت میں سود (INTEREST) ختم ہوجائے گا اور اس کی جگہ BASIS DAILY پر جرمانے (FINE) کا نظام رائج کردیا جائے گا۔ اس سے متوقع مالی خسارہ بھی پورا ہوجائے گا اور سود کا بھی خاتمہ ہوجائے گا۔

5۔ جرمانے کا تناسب AMOUNT OF DEFAULT کے حساب سے ہو گا۔

## LIQUIDITY RATIO (ii)

ا۔ مذکورہ بالا RESERVES میں سے ایسی بقیہ 3% حصہ SECURITIES میں رکھا جاتا ہے۔ جن پر حکومت سود ادا کرتی ہے اور یہ سود PLS DEPOSITORS کو ادا کیے جانے والے PROFIT میں شامل کیا جاتا ہے۔

۲۔ اسلامی بینکاری نظام میں حکومت ان SECURITIES کو غیر سودی بنانے کے لئے نئے INTEREST FREE TREASURY BILLS جاری کرے گی۔

۳۔ اس 3% RESERVE کو نسبتاً بڑھایا جائے گا۔ کیونکہ اس میں پہلے ہی سود ادا نہیں کیا جاتا۔

۴۔ ان غیر سودی SECURITIES کے عوض بینکوں کو COMPENSATE کرنے کے لئے حکومت قرض حسن DEPOSITS کو (جیسے کہ پہلے بیان ہوچکا ہے) بعض خاص TAXES اور سرکاری واجبات کی ادائیگی میں بینکوں ہی کے ذریعے خصوصی EXEMPTIONS اور DISCOUNT دے گی۔

۵۔ مستزاد یہ کہ بینک COMPENSATION کے طور پر ایک خاص حد تک سٹیٹ بنک آف پاکستان سے بھی سود FINANCIAL FACILITIES لے سکیں گے جو کہ اب سود پر ملتی ہیں۔

یہ متذکرہ TREASURY FREE INTEREST کی ENCASHMENT نہیں ہوگی۔ درحقیقت اس صورت میں سٹیٹ بنک آف پاکستان اور دیگر کمرشل بینکوں کے درمیان باہمی قرض حسن

(QARZ-I-HASAN) کا نظام رائج ہو جائے گا۔ جس میں عملی دشواری نہیں ہے۔

۶۔ ان SECURITIES میں کمی کی صورت میں بھی وہی DAILY FINE کا نظام رائج کیا جائے گا۔

## SELECTIVE CREDIT CONTROL (iii)

۱۔ اس ذریعہ کو عام طور پر FOOD GRAINS اور دیگر ضروریات زندگی سے متعلق ITEMS کی Hoardings وغیرہ کو روکنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس میں پہلے ہی سود کا عنصر شامل نہیں۔ اس لئے یہ جوں کا توں برقرار رہے گا۔

۲۔ اس اصول کے تحت درج ذیل امور بھی آتے ہیں۔

A- BANK LOANS AGAINST SECURITY OF GOODS.

B- OPENING OF L/C'S FOR IMPORTS.

یہ امور بھی بغیر سود کے اجرۃ SERVICE CHARGES کے اصول پر چل سکتے ہیں اور کچھ اس وقت کامیابی سے چل بھی رہے ہیں۔

## MORAL SUASION (iv)

یہ اصول غیر رسمی رابطوں اور اجلاسوں کے نظام سے متعلق ہے۔ اس میں بھی سود کا کوئی دخل نہیں۔

## BANK RATE CONTROL (v)

اس اصول کے تحت سٹیٹ بنک آف پاکستان وقتاً فوقتاً بینکوں کے RATE OF INTEREST میں تبدیلیوں کی نسبت ہدایات جاری کرتا ہے۔ اب بینکاری نظام کے بدل جانے کے بعد وہ شرح سود کا کنٹرول کرنے کے بجائے ان بینکوں کی شراکتی یا مضاربتی تمویل (یعنی PLS) وغیرہ میں PROFIT SHARE RATIO کو کنٹرول کرے گا۔ یہ PROFIT SHARE RATIO (حصہ منافع کی تناسب) میں MAXIMUM اور MINIMUM کی حدود تعین کرنے کا اختیار

رکھے گا۔ مستزاد یہ کہ مرابعہ (بیع موجل) میں اضافی قیمت (MARK UP IN PRICE) کے تعین کا شرعی طریقے سے کنٹرول کرے گا۔ علی ہذا القیاس اسی طرح کے دیگر ذرائع تمویل اور سرمایہ کاری کے شعبہ جات میں نفع و نقصان کے SHARES کی RATIO کے بارے میں بنیادی ہدایات جاری کرے گا۔

## (۸) قومی معیشت میں حکومت کا اندرونی لین دین

GOVERNMENT TRANSACTONS IN NATIONAL ECONOMY

موجودہ حالات میں چونکہ پوری قوم معیشت (NATIONAL ECONOMY) سودی نظام پر مبنی (INTEREST BASED) ہے اس لئے حکومت کا سارا اندرونی لین دین (GOVERNMENT TRANSACTIONS) بھی سود کے ساتھ متعلق ہے۔

حکومتی TRANSACTIONS کا گہرائی سے تجزیہ کیا جائے تو حکومتی لین دین کے درج ذیل اہم پہلو سامنے آتے ہیں۔

1- DIFFERENT TYPES OF LOANS EXTENDED BY ANY GOVT. AGENCY TO OTHER AGENCIES OF INDIVIDUALS

2- GOVT. COMMODITY OPERATIONS (INCLUDING IMPORT and EXPORT OF MATERIAL and EQUIPMENT) INVOLVING DEFERRED RECEIPTS OR DEFERRED PAYMENTS

3- GOVT. BORROWINGS TO FINANCE PUBLIC GOODS

4- BORROWING FOR PROJECTS WHOSE OUTPUTS CAN BE PRICED WAY OR THE OTHER TO DETERMINE THEIR PRIVATE PROFITABILITY

5- BORROWING FROM THE STATE BANK OF PAKISTAN (WHICH IS A PART OF THE GOVT.) OR

FROM OTHER FINANCIAL INSTITUTIONS IN PUBLIC SECTOR

مذکورہ بالا امور کا جائزہ لینے کے بعد درج ذیل سوالات توجہ طلب معلوم ہوتے ہیں۔

1- THE SIZE OF INTEREST RECEIPTS and PAYMENTS IN THE FEDERAL BUDGET

2- THE OVER ALL FISCAL DEFICIT and ITS IMPACT ON INTEREST BASED GOVT. TRANSACTIONS

3- THE SIZE OF PUBLIC DEBT WITH SPECIAL REFERENCE TO THE BORROWINGS FROM DOMESTIC SOURCES

4- SIZE OF INTER GOVERNMENTAL TRANSATIONS and INTEREST RECEIPTS PAYMENT

(الف) ۴۷ ـ ۴۸ ۹۱ ـ ۱۹۹۰ء میں حکومت پاکستان کو اپنے اندرونی قرضہ جات پر ملنے والی سود کی رقم (INTEREST RECEIPTS) اور حکومت کی طرف سے ادا کئے گئے سود کی رقم (INTEREST PAYMENTS) کا چارٹ یہ ہے:-

| Year | INTEREST RECEIPTS | INTEREST PAYMENTS |
|---|---|---|
| 1947-48 | Rs. 27 Million | Rs. 9 Million |
| 1990-91 | Rs. 24,935 Million | Rs. 54,896 Million |

۴۸ ـ ۱۹۴۷ء میں ادائیگی سود EXPENDITURE، وصولی سود INCOME کے مقابلے میں صرف ۳۳% تھی۔ ۹۰ ـ ۱۹۹۱ء ادائیگی سود (Expenditure) وصولی سود (Income) کے مقابلے میں ۲۲% زیادہ ہو چکی ہے۔

اس سودی نظام سے ہم تباہی کی طرف جا رہے ہیں یا فلاح کی طرف

(ب) حکومت کے اندرونی و بیرونی قرضہ جات پر واجب الادا سود کا تناسب یہ ہے۔

| Year | INTERESTION DOMESTIC | INTERSTION FOREIGN DEBTS |
|---|---|---|
| 1979-80 | Rs. 2695 Million | Rs. 2375 Million |
| 1987-88 | Rs. 21,098 Million | Rs. 8245 Million |
| 1990-91 | Rs. 33,562 Million | Rs. 13,781 Million |
| 1991-92 | Rs. 46,906 Million | Rs. 15,465 Million |

گویا ۸۰ ۔ ۱۹۷۹ء میں ۴۷% سود کی ادائیگی بیرونی قرضہ جات پر ہوئی تھی اور ۵۳% اندرونی قرضہ جات پر

مگر اب ۹۲ ۔ ۱۹۹۱ء میں ۲۵% سود کی ادائیگی بیرونی قرضہ جات پر اور ۷۵% اندرونی قرضہ جات پر۔

حکومت اپنے بنکوں اور مالیاتی اداروں سے اندرونی سطح پر اس قدر قرضہ جات لے چکی ہے کہ اب فی الحقیقت اندرونی قرضہ جات پر واجب الادا سود کی شرح ۱۰۰% ہو چکی ہے اور یہی وجہ ہے کہ جملہ مالیاتی ادارے سخت مالی بحران کا شکار ہوتے جارہے ہیں۔ حکومت نے سوائے سودی قرضوں کے اپنے لئے اور کوئی وسائل ہی پیدا نہیں کئے۔ اس لئے اگر ہم FOREIGN LOANS کے سودی معاملے کو فی الحال موخر بھی کردیں تو اتنا مسئلہ پیدا نہیں ہوتا۔ جس قدر بڑھتے ہوئے اندرونی قرضہ جات کے سود سے پیدا ہو رہا ہے۔

اس لئے ہمیں پہلے مرحلے میں اندرونی سطح پر بنکاری (BANKING) اور قومی معیشت کو کلیتاً سود سے پاک کرنے کا اعلان کر دینا چاہیے اور کچھ اندرونی و بیرونی سطح کے ضروری اقدامات کے بعد FOREIGN BANKING اور FOREIGN LOANS کے مسئلے پر بھی توجہ کی جاسکے مگر اس تبدیلی کو دو مرحلوں میں نافذ کرنے

سے کوئی فرق نہیں پڑتا دونوں سطح کے LOANS کے حسابات الگ الگ MAINTAIN کئے جا سکتے ہیں۔

(ج) اندرونی قرضہ جات بنیادی طور پر تین طرح کے ہوتے ہیں۔

(1) PERMANENT DEBTS

(2) FLOATING DEBTS

(3) UNFUNDED DEBTS

آیئے اب ان تمام اقسام کے قرضہ جات کے بڑھنے کا رجحان اس کے اسباب و عوامل اور "سود در سود" کی تباہ کاریوں کو سامنے رکھ کر سود سے پاک INTEREST FREE معاشی نظام اور بلا سود بنکاری کی صورت میں مسائل کے حل کے لئے کچھ عملی اقدامات کی طرف آئیں۔

1- MINIMISING THE BUDGET DEFICIT

(۱) اولاً حکومت کو اپنے سرکاری اخراجات (GOVT. EXPENDITURE) کم کرنا ہوں گے

(۲) ثانیاً حکومت کو سرکاری وسائل پر ناجائز سیاسی اخراجات کا بوجھ ختم کرنا ہوگا

2- MAXIMISING THE SOURCES OF REVENUE

اس لئے INCOME TAX کے نظام کو کلیتاً بدلنا ہوگا۔ INCOME TAX کے موجودہ نظام کے برقرار رہتے ہوئے نہ REVENUE اور سرکاری وسائل بڑھ سکتے ہیں نہ قوم اور خاص طور پر کاروباری طبقہ امانت و دیانت کی راہ پر چل سکتے ہیں اور نہ بلاسود معیشت ملک میں رواج پذیر ہو سکتی ہے۔

INCOME TAX کا موجودہ نظام سراسر غیر منصفانہ اور غیر حقیقت پسندانہ ہے۔ یہ ایک خاص سرکاری طبقہ کی تجوریاں بھرنے کے لئے ہے۔ حکومت کا خزانہ بھرنے کے لئے نہیں۔ اس نظام کی جگہ TAXATION کا ایسا نظام نافذ کیا جائے جس سے ملک کا ہر چھوٹا بڑا INDUSTRIALIST اور TRADER بلا خوف و خطر اپنی جملہ آمدنی DECLARE کر سکے اپنے اصل نفع و نقصان کو ظاہر کر سکے۔ "ذیل

بکس سسٹم" MAINTAIN کرنے پر مجبور نہ ہو اور پوری دیانتداری سے از خود مقررہ TAX ادا کرے۔ اور اس TAX کے ادا کرنے کے بعد حلال ذرائع سے جس قدر بھی کمائے اسے چھپانے کا ڈر نہ ہو۔ اس کے حلال ذرائع کی کمائی BLACK MONEY نہ بنے۔

ساتھ ہی اسے اپنی جملہ INCOME کے DECLARE کرنے پر مستقبل کے لئے بھی آئینی نظام فراہم کیا جائے۔

3- ELIMINATING THE MISAPPRAP RIATION OF GOVT. RESOURCES/BUDGETS

4- ELIMINATING INTEREST FROM LOANS TO PROVINCIAL GOVT'S.andOTHERGOVT.AGENCIES

(ایک جیب سے دینا اور دوسری جیب سے لینا) انہیں WRITE OFF کردیا جائے سود کی رقم کے برابر LOANS / GRANTS میں تخفیف کردی جائے عملاً کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

5- ELIMINATION OF INTEREST PAYMENT TO STATE BANK OF PAKISTAN

مختلف TREASURY BILLS پر سٹیٹ بنک کو سود ادا کیا جاتا ہے یہ نقد BOOK ENTRY ہوتی ہے۔ مثلاً ۹۱ - ۱۹۹۰ء سٹیٹ بنک نے حکومت سے سود وصول کیا۔ یہ حکومت کی کل سودی وصولیوں کا ۳۳% تھا۔ اس سود کے خاتمے سے BUDGET DEFICIT میں گراں قدر کمی واقع ہو جائے گی۔

6- CREATION OF DEBT RETIREMINT MUTUAL FUND

حکومت ایک MUTUAL FUND وضع کرے جو منتخبہ enterprise کی حکومتی حصص پر مبنی ہو SAVING . SCHEMES پر اس وقت خرچ کئے جانے والے تمام فنڈز اس MUTUAL FUND کے حصص میں بدل دیئے جائیں فنڈز کا انتظام و انصرام ایک GROUP OF PORTFOLIO MANAGERS

کرے۔

اس حکومتی تحفظ یافتہ INVESTEMENT سکیم کی صورت میں حکومت کے وسائل بھی بڑھیں گے اور جملہ SAVING بھی سود سے پاک ہو جائیں گے۔

7- USE OF QARD-I-HASAN CURRENT DEPOSITS FOR FINANCING GOVT.TRANSACTIONS

ان DEPOSITS کے رجحان کو مزید بڑھانے کے لئے حکومت وقتاً فوقتاً ایسے DEPOSITER کو انعامات دے جو CASH اور KIND دونوں صورتوں میں ہوں مزید ان DEPOSITER کو بعض سرکاری واجبات اور بعض خاص TAXES میں چھوٹ EXEMPTIONS بھی دے۔ یہ بہت بڑا ذریعہ آمدنی بن سکے گا۔

## (۹) فوری اقدامات

8- IMMEDIATE STOP OF PAYMENT OF INTEREST ON ALL DOMESTIC LOANS

(وہی رقم اصل قرض کی ادائیگی سے بدل دی جائے)

مگر ایماندار حکومت کا'

ملک و قوم کی مخلص حکومت کا'

اسلامی حکومت کا'

اور انقلابی حکومت کا ہونا ضروری ہے۔